٤,٢٣

شب قدر

مصنف
ناصر باقری بیدہندی

بسم الله الرحمن الرحیم

انتشارات انصاریان
قم- خیابان شهدا- ص- ب ۱۸۷- تلفن ۲۱۷۴۴

نام کتاب ــــــ شب قدر
تصنیف ــــــ ناصر باقری بیدهندی
ترجمه ــــــ سید مختار حسین جعفری
ناشر ــــــ انتشارات انصاریان
تعداد ــــــ ۳۰۰۰
چاپ اول ــــــ بهمن
تاریخ نشر ــــــ پائیز ۱۳۷۰
تعداد صفحات ــــــ ۸۷

سوره قدر

بسم الله الرحمن الرحیم

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ * وَمَا أَدْرَيكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ *
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ * تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ * سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ *

(صدق الله العلی العظیم)

اہداء

اس اثر کو ـــــ انسان کامل، شہید جادۂ نماز و عدالت، سرکار ختمی مرتبت کے برادر اور حقیقی جانشین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی نذر کرتا ہوں ــــ وہ علیؑ کہ جنکی دریاؤں کی پاکیزگی اور آسمانوں کی وسعتوں پر محیط روح شبِ قدر میں دنیائے شقاوت کے بدترین شقی کے ہاتھوں شہادت پاکر ملکوت اعلیٰ کی جانب پرواز کر گئی اور جوار حق میں جاودانہ آرام پا گئی۔

اس کا مزار محتاجوں کی پناہ گاہ، شب زندہ دار پرہیزگاروں کی وعدہ گاہ اور استکباری طاقتوں سے نبرد آزما اہل دل مسلمانوں کی تکیہ گاہ ہے۔

میں خداوند متعال کی بارگاہ اقدس میں دست بدعا ہوں کہ وہ ہمیں علیؑ کے حقیقی پیروکاروں میں شامل فرمائے۔

حرفِ آغاز

بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله ربّ العالمین، والصلوة والسلام علی الرّسولِ الأعظم، محمّد وآله الطیّبین الطاهرین، حملة الشّریعة وقادة البشریّة.

شبِ قدر کی قدر کیجیے۔

اس لئے کہ یہ وہ پربرکت رات ہے جسمیں قرآن نازل ہوا[1] اور نزولِ قرآن کی برکت سے فرشتگانِ خدا اور روح الامیں[2] خدا کے بندوں کے تمام امور لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ شب خاص قدر ومنزلت کی حامل ہے۔

۱۔ دخان۔

۲۔ روح الامیں فرشتوں سے بالاتر ایک حقیقت ہے۔ جسکی دلیل یہ ہے کہ آیت میں والرّوح کو فرشتوں کے مقابلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ جسکی تائید ابوبصیر سے منقول امام جعفر صادقؑ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔ ابوبصیر کہتے ہیں:

پورے سال کی بہترین راتوں میں سے یہ وہ رات ہے جسمیں مسلمان استحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ برکتوں سے مالامال یہ وہ شب سعادت ہے جسمیں بندوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اللہ کے بندے نئی زندگی پاتے ہیں۔

اس رات میں تمام موجودات عالم کی قسمت کا فیصلہ ہوتا ہے۔

استاد محمد رضا حکیمی نے اس شب کے بارے میں کیا خوب لکھا ہے فرماتے ہیں وہ یہی شب ہے کہ جسمیں فراق یار کے شکووں کے دفتر بند کر کے وصال

ابوبصیر قال: قلت، للامام جعفر الصادق(ع):

جعلت فداك ، الرّوح لیس هو جبرائیل؟ قال(ع): الرّوح أعظم من جبرائیل،
ان جبرائیل من الملائكة وانّ الرّوح هو خلق أعظم من الملائكة، ألیس
یقول الله تبارک وتعالى: «تنزّل الملئكة والرّوح»؟

میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ کیا روح جبرائیل کو ہی کہتے ہیں۔؟ فرمایا روح جبرائیل سے بلند ہے اس لئے کہ جبرائیل ملائکہ میں سے ہیں جبکہ روح ان سے عظیم تر مخلوق ہے۔ کیا پروردگار نے نہیں فرمایا کہ: فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ روح ملائکہ کی ایک صنف ہے جسکو شب قدر کے علاوہ نہیں دیکھ سکتے۔ بعض لوگوں نے روح کو رحمت کے معنی میں لیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ روح اور وحی مترادف ہیں۔ تفسیر محمد مومن مشہدی۔ تفسیر اثنا عشری جلد ۲ ص ۲۰۱ اطیب البیان ج ۱۴ ص ۱۸۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷۔ تفسیر الفرقان جلد ۳ صفحہ ۲۸۲

اور دیدار کی امید میں سلام کے جام طہور میں مدہوش ہوکر مطلع فجر تک بیٹھے رہنا چاہتے ہیں۔

یہی وہ نورانی اور دل افروز رات ہے جسکو حافظ شیرازی قرآن سے الہام لے کر شب وصل کہتا ہے اور فراق و ہجر کی سختیوں کو تمام شدہ سمجھتا ہے۔

وہ رات کہ جسمیں عشق و عاشقی میں ثابت قدم رہے، طلب فیض میں کوشاں رہے، دیدار یار کے لئے شب بیداری کرے، دعا اور راز و نیاز میں مشغول رہے، کار خیر انجام دے اور صالحات بجالائے، محتاجوں کی مدد کرے، علم ودانش طلب کرے اور علمی مذاکرے میں مصروف رہے اسلئے کہ اس شب کا کوئی عمل بے اجر نہیں رہتا۔

وہ شب کہ جسمیں انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اس پیارے امام کی یاد میں کہ جسکا رخ پر نور دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے۔ عاشقوں والے سوز و گداز میں آہ و فغاں کرے اور خداوند عالم سے اسکا دیدار طلب کرے۔

شب وصل است وطی شد نامہ ہجر
سلامٌ فیہ حتّٰی مطلع الفجر!

دلا در عاشقی ثابت قدم باش
کہ دراین رہ نباشد کار بے اجر

برآ اے صبح روشن دل خدا را
کہ بس تاریک می بینم شب ہجر

دلم رفت و ندیدم روئے دلدار
فغان از این خطا و آہ از این خبر

وصال کی شب ہے۔ داستان فراق تمام ہوچکی ہے۔
یہ رات صبح ہونے تک سلامتی کی رات ہے۔
اے دل عشق کی راہ میں ثابت قدم رہ۔
اسلئے کہ اس راہ میں کوئی کام اجر و پاداش سے خالی نہیں۔
اے صبح منوّر طالع ہو۔
اسلئے کہ شب فراق کی گہری تاریکی سے تنگ آچکا ہوں۔
دل رخصت ہوا اور میں رخ دلبر نہ دیکھ سکا۔
فریاد ہے فراق کی اس طویل مصیبت سے۔

اس غزل میں خواجہ حافظ شیرازی کے اشارے قرآنی کلمات سے استفادہ کرتے ہوئے ان معانی کی جانب ہیں۔

شب قدر ، امام زمانہؑ اور انکی غیبت کبریٰ کے ساتھ اسکا مربوط ہونا، مشکلات کے باوجود راہ عشق میں ثابت قدم اور استوار رہنا، معشوق کی فرقت میں طویل مدت گذرنے کے ساتھ ظہور و وصال کی صبح روشن کا منتظر رہنا، ہجرت و فراق کی تاریک شب کی ظلمت سے نجات کی امید رکھنا اور آخر میں ہجر کی طویل مدت کا شکوہ۔

بہرحال حافظ اپنے محبوب کے فراق میں اسی انداز میں نالہ کرتے ہیں۔ اور غیبت و فراق کی اس طولانی مدت کا اسی انداز میں شکوہ کرتے

ہیں۔ لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ حافظ چاہتے ہیں تمام انسان سفر عشق میں ان کی ہمراہی کریں اور عاشقی میں اور طلب میں ثابت قدم اور استوار رہیں۔

یہ رات اولیاء خدا اور اولیاء شیطان کے درمیان امتیاز کی رات ہے۔

یہ مبارک شب دعا، تضرع اور پروردگار عالم کی بے انتہا رحمت کے نزول کی شب ہے

بندے کے لئے توبہ و انابت اور خود سازی اور عبد و معبود کے درمیان صلح و آشتی (خودسازی) اور اس پروردگار سے حصول تقرب کی رات ہے کہ جو «قابل التوبات»[1] و «مجيب الدعوات»[2] و «ستار العيوب»[3] و «غافر الخطيئات»[4]. ہے۔

وہ رات کہ جسکا احترام و بزرگی اس درجہ عظیم ہے کہ جسکی عظمت و معنوی قدر و قیمت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے «ليلة القدر خيرٌ من الف شهر»[5]

۱۔ توبہ قبول کرنے والا۔ ۲۔ دعاؤں کو قبول کرنے والا۔ ۳۔ گناہوں کو چھپانے والا۔ ۴۔ خطاؤں سے درگذر کرنے والا۔

۵۔ اسمیں اختلاف ہے کہ عدد ہزار تعداد کے لئے ہے یا کثرت کے لئے۔ بعض مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ سات اور ستر کی مانند کہ جو قرآن میں کثرت کے لئے استعمال ہوا ہے یہ عدد بھی کثرت کے لئے ہے۔ ..... کچھ مفسرین کرام کا نظریہ یہ ہے کہ یہ تعداد اور گنتی کے لئے ہے۔ علی القاعدہ عدد ہمیشہ تعداد کے لئے آتا ہے مگر یہ کہ کثرت کے بارے میں قرینہ موجود ہو۔ تفسیر صافی جلد ۵ ص ۳۵۲ ۔ بحار جلد ۹۵ ص ۱۴۹۔

شب قدر وہ رات ہے کہ جسمیں بجالائی جانے والی عبادت ایسے ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے جنمیں شب قدر نہ ہو۔

رات بندوں کے لئے فرشتوں کا درود، سلامتی، خداوند عالم کی رحمت اور نیکی طلوع فجر تک اپنے ہمراہ لئے ہوئے ہے۔

اس شب میں شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں جو فرد و جامعہ کی خاطر خدا کے پسندیدہ امور کی انجام دہی کے لئے بہترین فرصت ہے۔ مومنین شیطانوں کے وسوسوں اور ہر قسم کی فریب خوری اور شر و آفات سے امان میں رہتے ہیں۔

تقسیم جزا کی رات ہے لہذا خدا کے بندے عبادت میں جدّ و جہد اور محنت و مشقّت کا بہترین نتیجہ حاصل کرتے ہیں۔

بقول صاحب تفسیر ((کشف الاسرار)) اس شب میں خطاب ہوتا ہے لِيَقُمِ الْقَانِتُونَ، أَيْنَ الْمُسْتَغْفِرُونَ شب زندہ دار جوانمرد کہاں ہیں کہ جو دیدار کی آرزو میں بیدار رہے ہیں، وہ شربت عشق کے بلانوش کہاں ہیں۔ ہم انکی خستگی کو دور کریں اور اس شب قدر میں ان کو اپنی بارگاہ سے قدر و منزلت کے ساتھ واپس بھیجیں کہ جو معبود کے لئے بندہ نوازی اور گناہگاروں کے لئے توبہ کی رات ہے۔

ایمان و اسلام، رہبری و ولایت فقیہ، سلامتی و عافیت اور تفکّر و تدبّر جیسی بیش بہا پروردگار عالم کی مادّی و معنوی نعمتوں کی یاد کی شب ہے۔

بقول شاعر یہ رات وہ ہے کہ :

بہترین وقت عبادت در صیام
لیلۃ القدر است با فضل تمام

بہ شب احیاء شب خیر و امید
ہم برات ہم نجات و ہم نوید

رحمت است و مغفرت یکسر تمام
کسب ہر فیض و فضیلت در مقام

نور بودہ از سر بہ پا مستور بود
دیدۂ نا اہل از آن کور بود

باز گردد ہر دری در آسمان
دعوت آید از خدائے مہربان

بس مبارک بود امشب با یقین!
نازل آید ہر ملک سوئے زمین

تنگ گردد صحن گیتی بر ملک
رشک بردہ بر زمین امشب فلک

زانکہ امشب طاعت اندر خلم کدان
بہتر و برتر بود از آسمان

لیلۃ القدر است و بے شبہ بدہر!
افضل و اعلیٰ بود من الف شہر! (اشعار آقائے حسن بصری "ارمغان مؤرخ")

رمضان میں عبادت کے لئے فضیلت کا سب سے اچھا وقت شب قدر ہے۔

نجات کی نوید مسرت اور وصال کی برکتوں کی امید میں جاگنے کی رات ہے۔

بلند مرتبہ اور فضیلتیں ایسے موقع پر رحمت اور مغفرت ہیں۔

وہ نور سراپا مستور تھا کوئی نا اہل جسے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور پروردگار مہربان کی طرف سے ندا آتی ہے۔

یہ رات ایسی بابرکت ہوتی ہے کہ جسمیں تمام فرشتے زمین پر اتر پڑتے ہیں۔

زمین کا دامن فرشتوں کے لئے تنگ ہو جاتا ہے۔ جسکو دیکھ کر افلاک کو زمین پر رشک آتا ہے۔

اس وجہ سے کہ آج کی رات زمین پر عبادت آسمانوں پر عبادت سے بہتر ہے۔

شب قدر ہے جو دنیا میں بے شک ہزار ماہ سے افضل ہے۔

یہ خاک سے افلاک کی جانب انسان کے عروج کی شب ہے۔

بیدار رہنے اور بیدار کرنے، آگاہ رہنے اور دشمن کے مکتب و دسائس سے آگاہ کرنے، یاد دلانے اور یاد رکھنے کی شب ہے۔

یہ شب رمضان میں ہے کہ جو ماہ خدا ہے، جسکی فضیلت تمام مہینوں سے زیادہ ہے، جس کے دن تمام دنوں سے اور جسکی گھڑیاں تمام دنوں کی گھڑیوں سے بہتر ہیں۔ [1] ((حاشیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو))

امشب آن نیست کہ بخواب رود چشم ندیم
خواب در روضۂ رضوان نہ کنند اہل نعیم
خاک را زندہ کند تربیت باد بہار
سنگ باشد کہ دلش زندہ نگردد بہ نسیم
بوئے پیراہن گم کردۂ خود می شنوم
گر بگویم ہمہ گویند ضلالی است قدیم
اے رفیقان سفر دست بدارید ز ما
کہ بخواہیم نشستن بہ در دوست مقیم
عجب از کشتہ نباشد بہ در خیمۂ دوست
عجب از زندہ کہ چون جان بہ در آورد سلیم

یہ رات ہمنشین کے سونے کی رات نہیں۔ اسلئے کہ اہل نعمت جنّت میں سویا نہیں کرتے

باد بہاری خاک کو حیات عطا کر دیتی ہے۔ وہ پتھر ہے کہ جسکا دل نسیم خلد کے نرم لمس سے زندہ نہیں ہوتا۔

اپنے گم گشتہ محبوب کے پیراہن کی خوشبو آرہی ہے لیکن اگر اظہار کروں تو لوگ دیوانہ کہیں گے۔

اے میرے ہمسفرو! مجھے چھوڑ دو۔! اسلئے کہ میں اپنے دوست کے

(حاشیہ صفحۂ گذشتہ) ۱۔ خطبۂ پیغمبر اکرم شعبان کے آخری جمعہ میں۔

در پر بیٹھ جانا چاہتا ہوں۔

دوست کے خیمہ کے دروازہ پر نظارہ مقتول باعث تعجب نہیں ۔ باعث تعجب وہ ہے کہ جو اس در سے سالم لوٹ جاتا ہے ۔

وہ رات کہ جس میں اہل دل اور اہل بصیرت افراد کی عبادتیں کئی گنا اور دعائیں عاشقانہ ہوتی ہیں۔

اس رات میں اہل دل بیدار رہ کر .....

یاد خدا .....

مناجات اور دعا ،

تلاوت قرآن ،

نماز شب ،

اشک خون کے ساتھ ،

پرسوز وگداز ،

سیر وسلوک

اور

وصال میں بسر کرتے ہیں ۔

اس مبارک مہینہ کی راتیں اور سحروں کے لئے ایسی تابندگی رکھتے ہیں کہ جنہیں زبانیں ذکر الہی سے معطر ہو کر اپنے خالق کی خوشبو سے باغ بہار ہوتی ہیں ۔

نور کی ان راتوں میں جو دل آمادہ ہوتے ہیں وہ نور بارانی کرتے ہیں بشریت

اپنے عروج کو پہنچتی ہے اور نہال ہستی اپنے مقصد کے ثمر سے مالا مال ہوتا ہے۔

اس رات میں ہاتھوں سے تسبیح، استغفار اور قرآن مقدس کی خوشبو اٹھتی ہے۔[1]

یہ وہ رات ہے کہ جسمیں پیغمبر اسلامؐ اپنے دوستوں کو ہمیشہ اس کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔

یہ وہ رات ہے کہ فخر الساجدین امام زین العابدینؑ دعائے ابوحمزہ ثمالی میں اس کو پانے کی خواہش اور اسمیں عبادت کرنے کی توفیق خداوند متعال سے چاہتے تھے۔ اور ماہ مبارک کی ہر دن کی دعا میں مؤمنوں کی خواہش بھی یہی ہوتی ہے۔

یہ وہ رات ہے کہ جسمیں پیغمبر اکرمؐ اپنا بستر مبارک اٹھا دیتے اور خدا کی عبادت کے لئے اپنی کمر کس کر مسجد میں جا کر اعتکاف میں بیٹھ جاتے تھے[2]

جناب فاطمہ زہراؑ اپنے بچوں کو سونے کی اجازت نہیں دیتی تھیں۔ اور اگر کسی پر نیند غالب ہوتی تو اس کی صورت مبارک پر پانی کے چھینٹے دیتی تھیں۔

۱۔ سنیائے نیاز ص۱۲۷

۲۔ ستائیسویں رمضان کی دعا میں فرماتے ہیں۔ "اللھم ارزقنی فیہ فضل لیلۃ القدر" خدایا اس ماہ فضیلت میں شب قدر کی برکتیں میرے نصیب میں لکھ دے۔ سنن النبی ص۲۹۶۔

یہ وہ مبارک رات ہے جسکی تعریف میں نبی اکرم فرماتے ہیں کہ:
شیطان طلوعِ صبح تک اس شب میں مقید کر دیا جاتا ہے۔ وہ کسی کو نقصان
نہیں پہونچا سکتا۔ اور کسی بھی ساحر کا سحر اس شب میں اثر نہیں کرتا۔[1]
یہ وہ رات ہے کہ جسمیں زندہ دل مُومنوں کو آتشِ جہنم سے نجات کے
ساتھ دنیوی و اخروی سعادت کی بشارت دی جاتی ہے۔
یہ وہ رات ہے جسکے بارے میں خواجہ حافظ یوں رطب اللسان ہیں۔

دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند
واندر آن ظلمت شب آب حیاتم دادند

چہ مبارک سحری بود و چہ فرخندہ شبی
آن شب قدر کہ تازہ براتم دادند

کل رات سحر کے وقت مجھے راحت نصیب ہوئی۔ گویا کہ ظلمت شب
میں مجھے آب حیات عطا کیا گیا۔
کسقدر خوشی کی رات اور کتنی مبارک سحر تھی اس شب قدر کی کہ جسمیں
مجھے نئی زندگی ملی۔
اشارات الاصول، والایقاظات فی الاصول اور شوارع الہدایہ الی شرح الکفایہ

ا — إنّ الشيطانَ لايخرُجُ في هٰذِهِ اللّيلةِ حتى يُضيءَ
فجرُها ولايستطيعُ فيها أنْ يَنالَ أحداً بخبلٍ أو داءٍ أوْ
ضَرْبٍ مِنْ ضُروبِ الفَسادِ ولاينْفُذُ فيها سِحْرُ ساحِرٍ.

جیسی عظیم کتابوں کے مصنف، شیعوں کے بزرگ عالم دین مرحوم آیۃ اللہ حاج محمد ابراہیم کلباسی اس شب میں پروردگار منان کی عبادت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے مسلسل ایک سال تک راتوں بیدار رہ کر صبح تک عبادت میں مصروف رہے۔[1]

امام جعفر صادقؑ ایک سال ماہ رمضان میں بیمار پڑ گئے تو آپ نے تیئیسویں (۲۳) رمضان کی شب میں اپنا بستر مبارک مسجد میں لگوا دیا تاکہ شب مسجد میں گذاریں۔[2]

جسطرح خداوند عالم نے تمام موجودات میں سے انسان کو، سارے پیغمبروں میں سے حضرت محمدؐ کو، تمام مکاتیب میں اسلام کو، سارے جہان کے گھروں میں سے خانۂ کعبہ کو، کل پتھروں میں سے حجر اسود کو، ساری آسمانی کتابوں میں قرآن کو، تمام راہوں میں سے "صراط مستقیم" کو، قرآن مجید کی سورتوں میں سے "یاسین" کو، دنوں میں سے روز جمعہ کو اور مہینوں میں سے ماہ رمضان کو منتخب کیا ہے اسیطرح تمام راتوں میں سے شب قدر کو اور بنی ہاشم میں سے سات (۷) افراد کو منتخب فرمایا

۱۔ فوائد رضویہ۔ قصص العلماء ص۱۱۸ سیمائے فرزانگان جلد ۳ ص۱۶۵

۲۔ عن یحیی بن العلاء، قال: کان ابو عبداللہؑ مریضاً مدنفاً، فامر الی مسجد رسول اللہؐ، فکان فیہ حتی اصبح لیلۃ ثلاث و عشرین من شھر رمضان

مستدرک الوسائل جلد ۷ ص۴۷۴۔ امالی طوسی جلد ۲ ص۲۸۹۔ بحار جلد ۹۵ ص۱۶۹۔

الہی کے پرواز کی دلنشین سریلی صدائیں لئے عرصۂ گیتی پر ہولے ہولے چلتی ہے تو مادی دنیا کے خواب غفلت میں مبتلا انسانوں کو بیدار اور خواہشات کے پنجروں میں اسیر مرجھائے ہوئے دلوں کو صفا و نور کی نوید مسرت دیتی ہے۔

ایسے میں گنہگار بندہ جب عنایت پروردگار کے سبب اپنی سستی سے جوش میں اور خواب غفلت سے ہوش میں آتا ہے تو بے ساختہ جبین نیاز بارگاہ بے نیاز میں رکھ کر کہتا ہے۔

یارب ز گناہ خویش شرمندہ منم
ہر چہ عقوبتست زیبندہ منم
غفار توئی، غنی توئی، شاہ توئی
بدکار منم، گدا منم، بندہ منم

پروردگارا میں اپنے کئے پر نادم ہوں اور ہر عقوبت کا اپنے کو سزاوار جانتا ہوں۔

تو بادشاہ ہے غنی ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں بدکار ہوں، محتاج ہوں تیرا

بھائی جعفر طیار جنت میں جہاں چاہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں۔ آپ ہی کی ذریت میں قائمؑ ہوگا جس کی امامت میں حضرت عیسیٰؑ اس وقت نماز پڑھیں گے جب پروردگار عالم انہیں زمین پر بھیجے گا۔ وہ قائم علیؑ و فاطمہؑ کی ذریت میں حسینؑ کی نسل سے ہوگا۔

ا۔ شیخ عباس مصباح زادہ۔

سے ہے[۱]

وہ رات کہ جس میں اسلامی دنیا کے ایک نامور دانشمند کے بقول رحمت پروردگار متعال کی روح افزا نسیم جب اپنے ہمراہ فرشتگان

۱۔ عن ابی بصیر، عن ابی عبد اللّٰه(ع)، عن آبائه (علیهم السّلام) قال(ع): قال رسول اللّٰه(ص) انّ اللّٰه (عزّوجل) اختار من الایام الجمعة ومن الشهور شهر رمضان، ومن اللّیالی لیلة القدر واختارنی علی جمیع الانبیاء، واختار منّی علیّاً و فضّله علیٰ جمیع الأوصیاء. (رک: وسائل الشیعه، ج۵/ کتاب الصلوة، و باب ۱۹/۴۱/ص۶۷).

ایک اور روایت میں امام جعفر صادق علیہ السّلام کا ارشاد ہے: ایک روز نبی اکرمؐ نہایت خوشی کے عالم میں اپنے اصحاب کرام کے پاس تشریف لائے... اصحاب نے خوشی کا سبب دریافت کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پروردگار نے جبریل کے ذریعہ مجھے سلام کہلانے کے بعد یہ خبر دی ہے۔

یا محمّد انّ اللّٰه (عزّوجل) اختار من بنی هاشم سبعة، لم یخلق مثلهم فیمن مضی۔ ولا یخلق مثلهم فیمن بقی: انت یا رسول اللّٰه سید النّبیین وعلی بن ابیطالب وصیّك سیّد الوصیّین والحسن والحسین سبطاك سیّدا الاسباط وحمزة عمّك سیّد الشّهداء وجعفر ابن عمّك الطیّار في الجنة یطیر مع الملائکة، حیث یشاء، ومنکم القائم یصلّی عیسی ابن مریم خلفه اذا اهبطه اللّٰه الی الارض من ذریّة علی وفاطمة، من وُلد الحسین علیهم السّلام. (رک: روضه کافی /۷۱).

اے محمّدؐ خدا نے بنی ہاشم میں سے ایسی سات ہستیوں کو منتخب فرمایا ہے کہ نہ ان کے مانند کسی کو پیدا کیا ہے اور نہ آئندہ پیدا کرے گا۔ اے محمدؐ آپ سید الانبیاءؐ اور علی ابن ابی طالبؑ سید الاوصیاء اور حسنؑ و حسینؑ دونوں تمہارے سبط ہیں جو تمام نواسوں کے سردار ہیں۔ آپ کے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔ اور آپ کے چچا زاد

بندہ ہوں۔

وہ رات کہ جسمیں عاشقان الٰہی سرچشمۂ معرفت سے سیراب ہونے کے لئے ابتدائے ماہ رمضان سے تئیسویں[۲۳] کی شب تک سورۂ حٰم دخان یا تین[۳] مرتبہ سورہ قدر ہر شب پڑھتے ہیں۔ اور جب تئیسویں[۲۳] شب آتی ہے تو اپنے قلوب کو مستحکم کرتے ہیں اور بڑے اشتیاق سے غیبی عجائب کو سننے کے لئے کان لگائے رہتے ہیں۔[۱]

یہ رات ان دس راتوں میں سے ایک ہے جنکی قسم خداوند عالم نے قرآن مجید میں کھائی ہے۔

یہ وہ رات ہے کہ جسمیں ملائکہ اہل زمین کے مہمان ہوتے ہیں۔

وہ رات کہ جسمیں عبادت سے کوتاہی برتنے والوں پر حضرت علیؑ تعجب فرمایا کرتے تھے۔

---

۲. قال السائل: یا ابن رسول الله(ص) (وهو ابو جعفر«ع») کیف اعرف انّ لیلة القدر تکون في کلّ سنة؟

قال(ع): اذا اتی شهر رمضان فاقرأ سورة الدخان في کل لیلة مائة مرّة، فاذا اتت لیلة ثلاث وعشرین فانك ناظر الی تصدیق الذی سألت عنه.

سائل نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہر سال میں شب قدر ہوتی ہے۔؟

حضرتؑ نے فرمایا: رمضان کے آغاز سے ہر شب میں سو بار سورۂ دخان کی تلاوت کرو! جب تئیسویں رات آئیگی تو تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا۔

وہ باعظمت و پرسعادت رات کہ معمولی انسانوں کے لئے جسکی حقیقت کو درک کرنا ناممکن ہے" ۔وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔"

یہ رات نالہ و فریاد ، بارگاہ احدیت میں مناجات اور اس بزرگ و برتر ذات کی تسبیح و تہلیل کی رات ہے ۔

یہ شب کمال انسان اور انسانی کمال کی شب ہے ۔

اس شب کی شام شام عظمت ہے ۔ خدا کے شائستہ بندے ان نورانی لمحات میں بام عظمت تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں ۔ شب قدر کے نام کی کثرت اسکی عظمت و برکت کی گواہ ہے ۔ ان صفات کو دیکھتے ہوئے سزاوار ہے کہ تمام مسلمان اس رات کی قدر کریں اپنی ایمانی اور فکری صلاحیت کے بقدر اس سے معنوی فائدہ اٹھائیں ۔

لیکن افسوس کہ آجکا انسان اس شب کی قدر و منزلت اور اسکی عظمت سے غافل ہے اور اس کے سنہری لمحات اور بے مثل اوقات سے کماحقہ فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے بیشمار آسمانی فیوض و برکات کے سرچشموں سے اپنی زندگی کو سرشار معرفت نہیں کرتا ۔ ۔ جب سے انسان نے اس شب کی عظمت کو طاق نسیاں کے سپرد کیا ہے اسی لمحے سے وہ خداوند عالم کی معرفت آگیں نعمتوں سے محروم اور اپنے اندر نہفتہ ضمیر کی صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے پورے خاندان اور آخر کار مجتمع بشری کی سلامتی کو کھو بیٹھا ہے ۔

بہرحال مؤمنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس شب باقدر کو

فراموش نہ کریں۔ اسکی عظمت کو برقرار رکھیں۔ اسکی قدر و منزلت کو درک کریں۔ اسلئے کہ فرصت ہمیشہ انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس رات کے مخصوص اعمال بجا لانے کی توفیق حاصل کرے اور اس سنہری موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ضیافت الہی کے پربہا دسترخوان سے خوشہ چینی کرے۔

خوش قسمت ہے وہ جو اس شب کو حاصل کر کے اسمیں کتاب خدا اور امیرالمؤمنینؑ کے ساتھ عمیق رابطہ پیدا کرے اور ثقلین کے ان دو گراں بہا ہیروں اور نفیس سرمایہ کے ساتھ اپنا رابطہ قائم کرے تاکہ کبھی بھی ان سے جدا نہ ہو۔

اس میدان کے سورما

کتب تراجم اور فہرستوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم سے پہلے درج ذیل افراد نے اس میدان میں کمیت قلم کی جولانیاں دکھائی ہیں۔

شب قدر۔ سید ابوالحسن رفیعی قزوینی۔

((ظاهراً موصوف کا یہ ایک مقالہ ہے))

شب قدر۔ شہید شیخ علی اکبر اژہ ای۔

((موصوف نے اس عنوان کا ایک جزوہ ترتیب دیا ہے۔))

لیلۃ القدر الحاج آقائے مجتبیٰ عراقی

حول لیلۃ القدر علی کریمی جہرمی

((غیر مطبوعہ))

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر حسن بن عباس۔

کہ جنکے بارے میں نجاشی اپنی تصنیف (رجال) کے ص ۴۸ میں انکا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ یہ امام جوادؑ سے نقل کرتے تھے۔ انکی نقل ضعیف، باتیں بے معنیٰ اور الفاظ پراگندہ ہیں۔ علامہ حلی فرماتے ہیں اس شخص کی رائے کمزور اور اسکی کتاب کی عبارتیں بے ترتیب ہیں جو اس کے جعلی اور غلط ہونے کی نشاں دہی کرتی ہیں... لیکن علامہ

مجلسی نے اسکو مرد ثقہ قرار دیا ہے......

علامہ شیخ محمود شلتوت رقمطراز ہیں......

کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں ایک رسم عام ہوگئی ہے۔ کہ وہ رمضان کی کسی ایک رات کو "شب قدر" کے عنوان سے شب بیداری کرتے ہیں۔ انکا خیال یہ ہے کہ ایسی شب بیداری اسی شب قدر میں جاگنے کے مانند ہے جسکے بارے میں پیغمبر اسلامؐ نے یوں فرمایا ہے۔ ایمان وخلوص کے ساتھ جو شخص شب قدر میں شب بیداری کرے خدا اسکے تمام گذشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

شب قدر کے بارے میں کچھ باتیں لوگوں میں عام ہوگئی ہیں جنکا اس شب کے روحانی مرتبہ ومقام سے کوئی تعلق نہیں۔ حتیٰ یہ باتیں علماء میں بھی اسقدر رائج ہیں جنکے سبب انکی اکثر تقریروں اور تحریروں میں ایسی باتیں دیکھنے یا سننے کو ملتی ہیں جو انسان کو روحانیت سے دور کر کے مادیت کی طرف لے جاتی ہیں جسکے نتیجہ میں انسان نہ روحانی لذت پاتا ہے اور نہ اسکا ضمیر بیدار ہوتا ہے۔

چنانچہ اس باطل پندار نے مجھے مجبور کیا کہ میں اپنی لیاقت و استطاعت علمی کے مطابق اس شب کے بارے میں ایک مستقل رسالہ لکھ کر قارئین کرام کے نذر کروں۔

امید ہے کہ میری یہ کوشش انسانوں کے لئے اس شب کے اعمال کو باشرافت اور مثمر ثمر بنانے میں مفید اور قارئین کرام کے

پاکیزہ افکار کو نئی سمت دینے میں موثر اور ارباب علم و دانش کے درمیان مقبول قرار پائے گی

راقم السطور کے ہاں تنقید و اصلاح کے دروازے کھلے ہیں ہر طرح کی رہنمائی قبول کرنے کو تیار ہوں اور خداوند متعال کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ صراط مستقیم پر باقی رکھے اور ایک لمحے کیلئے بھی ہمیں ہمارے حوالے نہ کرے۔

«ربّنا تقبل منّا، انّك أنت السّميع العليم».

قم حوزہ علمیہ
ناصر باقری بیدہندی
۱۵ محرم سنہ ۱۴۱۱ ہجری ق

شبِ قدر کی وجہ تسمیہ

درج ذیل نظریات کی بنا پر اس شب کو شبِ قدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۱۔ چونکہ یہ ایک باعظمت رات ہے لہذا اسے شبِ قدر کہا جاتا ہے۔ خود قرآن مجید میں بھی لفظ قدر کو عظمت کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ ”وما قدروا اللہ حق قدرہ“ ای ماعظموہ[1]۔ یعنی لوگوں نے عظمتِ پروردگار کو کما حقہ نہیں سمجھا۔ اور اہل عرب ایسے موقع پر محاورہ یوں استعمال کرتے ہیں «فلانٌ لہٗ قدر۔» فلاں شخص صاحبِ قدر و منزلت ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدر کے معنیٰ عظمت ہیں اور شبِ قدر یعنی عظمت و بزرگی والی شب۔

۲۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چونکہ اس رات میں فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں جن کی بنا پر زمین کی وسعت تنگ ہو جاتی ہے اور قدر کے ایک معنیٰ ضیق (تنگی) ہیں «ومن قدر علیہ رزقہ»[2] یعنی وہ شخص جس کی روزی محدود کر دی گئی ہو۔ لہذا اسے شبِ قدر کہتے ہیں۔

۳۔ قدر کے ایک معنیٰ قسمت و تقدیر ہیں۔ اس شب میں بندوں کے آئندہ شب قدر تک کے تمام مقدرات معین کیے جاتے ہیں۔ اسی بنا پر اسے شبِ قدر کہتے ہیں چنانچہ برہان میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ «يُقَدَّرُ في لَيْلَةِ القدر كُلّ شيءٍ يَكُونُ في تِلْكَ السَّنَةِ اِلىٰ مِثْلِها مِنْ قابِلٍ، مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ، طاعةٍ ومعصيةٍ، ومولودٍ

۱سورۂ حج۔ آیت ۷۴ ۔ ۲۔ سورۂ طلاق آیت ۷

وَآجَلٍ، اورزقٍ فَما قَدَّرَ في تِلْكَ السَّنَةِ وقضیٰ۔ فَهُوَ المَحتُومُ ولله (عزّوجلّ) فيه المشيّة.»[۱]

ایک شب قدر میں دوسری شب قدر بندوں کی خیر وشر، طاعت ومعصیت، حیات وموت جیسے تمام امور مقدّر کئے جاتے ہیں اور امر بھی اس شب میں معیّن ومقدّر ہوا اسکا ظاہر ہونا مشیّت الٰہی کے مطابق وحتمی ہے اور خداوندعالم اس امر میں ہرگز مسلوب القدرت نہیں ہوگا۔

محقق عالیقدر مرحوم آیۃ اللہ الحاج میرزا ابوالحسن شعرانی رقمطراز ہیں۔

واضح رہے کہ انسانوں کے مقدرات روز ازل سے خداوندعالم کے علم میں ہیں اسلئے کہ اسکا علم ازلی ہے۔ جو کچھ بھی دعاؤں کے ذریعہ محو واثبات ہوتا ہے اسکا سلسلہ ہر وقت ہے اسلئے کہ سال کے تمام ایام میں دعاؤں کی اجابت ومقبولیّت مسلمات میں سے ہے۔ پروردگار عالم نے اجابت دعا کے وعدہ کو شب قدر میں منحصر نہیں کیا ہے...... رہ گیا سوال شب قدر میں تقدیر امور کا تو یہ ایسا مشکل مسئلہ ہے کہ جسکا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اس شب مبارک میں دعا اجابت سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے[۲] (اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب کی فضیلت زیادہ ہے۔ مترجم)

۴۔ اس شب کے شب قدر سے موسوم ہونے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے

۱۔ تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳۰ کافی سے منقول۔ بحار ج ۹۴ ص ۱۹ ثواب الاعمال سے منقول

۲۔ تفسیر منہج الصادقین سورۃ والقدر کے ذیل میں۔

(انزل فیہا کتاب ذو قدر الی رسول ذی قدر لاجل امۃ ذات قدر علی یدی ملک ذی قدر) اس مبارک رات میں قدر والی کتاب (قرآن مجید) صاحب قدر رسول پر ذیقدر فرشتے کے ذریعہ قدر والی امت کے لئے نازل کی گئی۔[1]

۵۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے شب قدر کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ اس رات میں طے پایا کہ قرآن نازل کیا جائے

۶۔ اس رات کے موسوم بہ شبِ قدر ہونے کا ایک راز یہ ہے کہ جو اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرے اس کی قدر و منزلت کے ایوانوں میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ بالا تمام وجوہ کا ہونا بھی ممکن ہے۔

۱۔ تفسیر قاسمی ج ۱۷ ص ۳۱۸ ــــ اطیب البیان۔

شب قدر ہمیشہ کیلئے ہے

اہلسنت حضرات میں سے بعض نے کہا ہے کہ شب قدر نبیؐ اکرم کے زمانے سے مخصوص تھی۔ چنانچہ آنحضرت کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد شب قدر بھی ختم ہوگئی۔

یہ نظریہ بے جان ہے۔ چنانچہ ابوذر غفاری نے پیغمبر اکرمؐ سے عرض کی کہ آیا شب قدر صرف انبیاءؑ کے زمانے سے مخصوص ہے کہ جن پر امر نازل ہوتا ہے اور ان کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد شب قدر بھی اٹھ جاتی ہے ۔؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: (لا۔ بل ھی الی یوم القیامۃ[1]) نہیں بلکہ شب قدر قیامت تک رہے گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وجود امامؑ ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ تاکہ ملائکہ اور روح الامین اس امامؑ کی خدمت میں شب قدر میں حاضر ہوں اور مقدرات الہیہ کو پیش کریں۔..... اسکا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ پیغمبر کی طرح آئمہ پر بھی وحی نازل ہوتی ہے بلکہ اسکا مطلب امامؑ کی اس عظمت کا اظہار ہے جو خدا کی نظر میں ہے۔ ....

ابن عمر فرماتے ہیں کہ شب قدر کے بارے میں حضورؐ سے سوال کیا گیا کہ جسکو میں

۱۔ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۶۲۰ منقول از مجمع البیان ۔ تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۸۸۔

سن رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: (ھی فی کل رمضان[۱]) شب قدر ہر رمضان میں ہے۔
ایک روایت میں ملتا ہے[۲] امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اس شب میں امام عصرؑ پر ہر سال کے امور کی تفصیل نازل ہوتی ہے جسمیں خود امامؑ اور دوسروں کے بارے میں احکام ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی دو آیتیں اسکی عمدہ دلیل ہیں۔ جنمیں مضارع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو مستقبل میں استمرار فعل پر دلالت کرتا ہے[۳] اور سورۃ والقدر کی آخری آیت سے بھی اس کی گواہی ملتی ہے جسمیں طلوع صبح تک سلامتی کی ضمانت ہے۔
اہلسنّت کے مشہور مفسر رشید الدین میبدی کشف الاسرار میں لکھتے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ شب قدر پیغمبرؐ کے زمانے سے مخصوص تھی لیکن ایسا نہیں ہے اسلئے کہ پیغمبرؐ کے تمام اصحاب اور تمام علماء اسلام شب قدر کے قیامت تک باقی رہنے پر متفق ہیں[۵]۔

۱۔ الدر المنثور ج ۶ ص ۳۷۱

۲۔ «... انّه لينزل في ليلة القدر الى وليّ الأمر تفسير الأمور، سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فيها في امر نفسه بكذا و كذا، وفي امر النّاس بكذا و كذا.»[۲]

۳۔ تنزّل الملئكة والرّوح فيها ، فيها يفرق كلّ امر حكيم

۴۔ سلام هي حتى مطلع الفجر۔

۵۔ کشف الاسرار ج ۱۰

شب قدر اور امت اسلام

روایات مختلف ہیں کہ آیا شب قدر امت اسلام سے مخصوص ہے یا نہیں۔؟!

بعض روایتوں سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ رات امت اسلام سے مخصوص ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم کا فرمان ہے کہ «إنّ الله وهب لأمّتي ليلة القدر، لم يعطها من كان قبلهم»[1] بے شک خداوند عالم نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی جو گذشتہ امتوں میں سے کسی امت کو نہیں دی گئی۔[1]

۱۔ درّالمنثور ج ۶ ص ۳۷۱

شب قدر کی فضیلتیں

بے شک سال کی تمام راتوں سے شب قدر کی عظمت و اہمیت زیادہ ہے اس کیوجہ وہ تمام امور ہیں جو اس شب میں ظاہر ہوتے ہیں (یعنی اہمیت و عظمت دراصل ان مقدّرات الٰہیہ کی ہے جو اس شب میں تحقّق پذیر ہوتے ہیں) وگرنہ زمانے کے اجزائے وجودی مساوی ہیں اور انمیں کوئی تفاوت نہیں اور نہ ایک دوسرے پر فوقیت ہے۔

شب مغفرت

منہج الصادقین میں تفسیر سورۃ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے ذیل میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:- ایسا شخص جو مؤمن ہو اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اگر اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرے تو اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

قلب ماہ رمضان

امام جعفر صادقؑ نے ایک روایت میں فرمایا:- قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے مہینوں کی تعداد بارہ (۱۲) رکھی ہے۔ رمضان سارے مہینوں کا سردار ہے اور شب قدر قلب ماہ رمضان ہے۔[۱]

۱؎ مجمع البیان۔

ہزار مہینوں سے افضل

اسلام میں ہر چیز کو اسلامی معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی لئے ابراہیمؑ کو ایک امّت کہا گیا ہے اور شب قدر کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے «لیلة القدر خیرٌ من الف شهر» علاوہ برایں صحیفۂ مبارکۂ سجادیہ[۲] میں ملتا ہے کہ رمضان کی ایک رات کی فضیلت ہزار مہینوں کی راتوں سے زیادہ ہے اسے لیلة القدر[۱] شب قدر کہتے ہیں .....

شب قدر کے ہزار مہینوں سے افضل ہونے کے بارے میں کئی تاویلیں کی گئی ہیں[۳] لیکن اکثر مفسرین کے نظریہ کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ شب قدر کا نیک عمل ایسے ہزار مہینوں سے افضل ہے کہ جنہیں شب قدر نہ ہو .....
چنانچہ راوی امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ شب قدر کا ہزار مہینوں سے افضل ہونا کیسے ممکن ہے۔

امامؑ نے فرمایا: کہ اس رات میں عمل خیر ایسے ہزار مہینوں کے عمل خیر سے بہتر ہے کہ جنہیں شب قدر نہ ہو[۳]۔

اس مقام پر علمائے کرام کے بیان کردہ مزید وجوہ کی طرف اشارہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ تفسیر نور الثقلین ۔۔۔۔۔ ۲۔ چوالیسویں دعا۔

۳۔ مثلاً زمخشری کشاف میں کہتا ہے شب قدر کی فضیلت کے اس درجہ بلند ہونے کی علت ان دینی مصلحتوں کا وجود ہے کہ اس شب سے متعلق ہیں جیسے نزول ملائکہ اور تمام امور کی تفصیل حکمت کے ساتھ

الف۔ حضورِ ختمی مرتبت کے پیرووں کی ایک شب کی عبادت بنی امیہ کے ہزار مہینوں کی سلطنت (کہ اسّی سال سے کچھ زیادہ ہوتے ہیں) سے بہتر ہے۔[1]

ب۔ پیغمبر اکرمؐ نے چار بہترین عابدوں حضرت یحیٰؑ، زکریاؑ، حزقیلؑ اور یوشعؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، انھوں نے اسّی سال خدا کی عبادت کی اور ایک لحظہ بھی اسکی یاد سے غافل نہیں ہوئے۔ حاضرین نے تعجب کیا تو جبریل سورۂ قدر لے کر نازل ہوئے۔[2]

ج۔ ابوبکر وراق کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت ہزار مہینے اور ذوالقرنین کی بادشاہت بھی ہزار مہینے قائم رہی جو شخص شب قدر کو عبادت میں بسر کرے ان دونوں حضرات کی سلطنت و بادشاہت سے بہتر ہے۔

د۔ ثعلبی کا کہنا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: نبی اسرائیل میں شمعون نامی ایک عابد رہتا تھا جو ہزار ماہ تک اسلحہ سے لیس رہا اور راہ خدا میں جہاد کرتا رہا صحابہ نے عرض کی ہم اس کم عمری کے ساتھ اس سعادت کو نہیں حاصل کر سکتے تو سورۂ قدر نازل ہوئی۔[3]

ھ۔ یہ ہزار مہینوں سے افضل اسلئے کہ گذشتہ امتیں ہزاروں ماہ زندہ رہیں مگر انھوں نے گمراہی اور تاریکی میں زندگی گزاری۔[4]

۱۔ تفسیر روان جاوید ـ تفسیر قمی۔

۲،۳۔ درالمنثور ج ۶ ص ۳۷۱

۴۔ تفسیر القاسمی ج ۱۷، ص ۲۱۸۔

شب نزول قرآن

روایات کے مطابق قرآن مجید جو پیغمبرؐ خدا کا جاودانی معجزہ ہے شب قدر میں روح کی شکل میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا یا بیت المعمور یا قلب پیغمبرؐ پر نازل ہوا[1]

۱۔ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۶۲۴ ۔ اصول کافی ج ۲ ص ۶۲۸ ۔ امالی صدوق مجلس ۱۵ حدیث ۵

حدثنا احمد بن محمد بن یحیٰ العطار قال ، حدثنا سعد بن عبد الله عن القاسم بن محمد الاصبہانی عن سلیمان بن داؤد المنقری عن حفص بن غیاث قال ، قلت للصادق جعفر بن محمدؑ اخبرنی عن قول الله «شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن » کیف انزل القرآن فی شہر رمضان وانما انزل القرآن فی مدۃ عشرین سنۃ اولہ و آخرہ ۔ فقال ، انزل القرآن جملۃ واحدۃ فی شہر رمضان الی البیت المعمور ۔ ثم انزل من البیت المعمور فی مدۃ عشرین سنۃ ۔

حفص بن غیاث کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ پروردگار عالم کے اس قول (شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن) کا کیا مطلب ہے ۔؟ قرآن کس طرح ماہ رمضان میں نازل ہوا جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ قرآن اول سے آخر تک بیس[2] سال میں نازل ہوا ہے فرمایا ۔ کہ پورا قرآن ایک دفعہ بیت المعمور پر نازل ہوا اور وہاں سے تدریجاً بیس[2] سال میں اتارا گیا

شیخ صدوق اپنے اعتقادات میں فرماتے ہیں :۔

«واعتقادنا ، انّ القرآن نزل في شهر رمضان ، في ليلة القدر جُملة واحدة ، الىٰ البيت المعمور ثمّ »

جسکو اصطلاح میں یکبارگی یا اجمالی نزول کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن کا ایک نزول تدریجی اور تفصیلی ہے جسکا سلسلہ الفاظ کی شکل میں تئیس سال تک جاری رہا اسی وجہ سے اہل لغت نے کلمۂ نزول اور تنزیل میں فرق پیدا کردیا ہے۔ کچھ آیات میں لفظ انزال ہے یا اس کے مشتقات ہیں جیسے سورۂ بقرۃ ع۱۸۵ وحٰم ودخان اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" ان سے مراد نزول دفعی ہے اور جو آیات کلمۂ تنزیل اور اس کے مشتقات کے ساتھ ہیں جیسے کہ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۰۶ ان میں نزول تدریجی مراد ہے۔

سورۂ قدر

قرآن کے ایک سورہ کا نام قدر رکھنا اس شب کی اہمیت وفضیلت کی گواہی دیتا ہے

مبارک رات

«انا انزلناه في ليلة مباركة» ہم نے قرآن کو مبارک رات میں نازل کیا جو بذات خود منبع خیر وبرکت ہے۔

نزل من البيت المعمور في مدة عشرين سنة..) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ پورا قرآن ماہ رمضان میں شب قدر میں بیت معمور پر اتارا گیا اور وہاں سے بیس سال میں زمین پر اتارا گیا ......

اعتقادات صدوق ص ۹۲

بیت المعمور کے بارے میں صحابہ اور تابعین کے درمیان اختلاف ہے۔

کیہان اندیشہ - ۳۲ - مہر و آبان

تشخیص شب قدر

بلاشک و اختلاف قدر کی صرف ایک رات ہے[۱] اور وہ ماہ رمضان میں ہے لیکن اس کی تشخیص کے بارےمیں علماء میں اختلاف ہے جسطرح نماز وسطیٰ (درمیان نماز)، پانچ وقتی نمازوں میں، اسم اعظم اسماء الٰہی میں روز جمعہ دعا کے قبول ہونیکی گھڑی، خدا کے بندوں میں "ولی خدا"، طاعتوں میں اس کی رضا اور معصیتوں میں اسکا غضب، قیامت اور امامؑ کے ظہور کا وقت غیر معین اور مخفی ہیں[۲] پروردگار نے شب قدر کو بھی مخفی رکھا ہے تاکہ اہل معصیت اس سے سوء استفادہ نہ کرسکیں۔ اور خدا کے عبادت گذار بندے ہمیشہ اس کی تلاش میں رہیں، ہر روز کی نمازوں کو مکمل توجہ کے ساتھ پڑھیں، تمام اسماء الٰہی کا ورد کریں سارے نیک بندوں کا احترام کریں، روز جمعہ زیادہ تر دعا میں مشغول رہیں، تاکہ بقول شاعر،

چہ ہر گوشہ تیر نیاز افکنی امید است ناگہ کہ صید زنی!
ہر سمت تیر راز و نیاز چلائیں تاکہ کسی شکار کو نشانہ بنا سکیں

قیامت کا وقت اسلئے مخفی ہے تاکہ لوگ اس کے اچانک واقع ہونے سے خائف

۱۔ چونکہ آیت کا بیان ہے (انا انزلناہ فی لیلۃ القدر) کلمۂ لیلۃ میں "ۃ" وحدت کیلئے ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ شب قدر صرف ایک ہے۔
۲۔ اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۶۵۸ کتاب نثر الدرر سے منقول۔

رہیں۔

شب قدر بھی مخفی ہے اور یقین کے ساتھ اس کا تعین نہیں کیا جاسکتا اسلیئے کہ اس کا مخفی رہنا ہی دراصل فائدہ مند ہے۔ چنانچہ شب قدر کے مخفی رکھے جانیکی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت امیرؑ فرماتے ہیں کہ: اسکو پوشیدہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ لوگ ہر رات کی قدر کریں۔ نیکیوں کو اپنا شعار بنائیں اور بدکاریوں سے دوری اختیار کریں۔[1]

اے خواجہ چہ گوئی ز شب قدر نشانی ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

یعنی آپ شب قدر کی علامت کیوں جاننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ قدر داں ہیں تو ہر رات شب قدر ہے۔

اس شب کے پوشیدہ رکھی جانے کی دوسری وجہ تفسیر السراج المنیر[2] میں اس اسطرح بیان ہوئی ہے۔

چونکہ انسان کو معلوم نہیں کہ شب قدر کونسی شب ہے۔ لہذا وہ شب قدر کو حاصل کرنے کیلیئے عبادت میں بہت ریاض سے کام لیتا ہے۔ ایسے میں خداوند متعال ملائکہ کو مخاطب قرار دے کر مقام فخر میں ارشاد فرماتا ہے یہ وہی موجود ہے جسکو تم نے مفسد و خونریز[3] کا لقب دیا تھا۔ ذرا اس کی ریاضت و عبادت کو تو دیکھو۔! حالانکہ اسے شب قدر کا یقین حاصل نہیں۔ صرف شب قدر کا گمان ہونے کی بنا پر

۱۔«قیل لامیرالمؤمنین(ع): اخبرنا عن ليلة القدر؟ قال: ماأخلوا من ان اكونَ اعلمها ولستُ اشكّ إنّ الله انّما يسترها عنكم، نظراً لكم، لانكم لو اعلمكموها

اسقدر عبادت کرتا ہے۔ اب تم ہی فیصلہ کرو کہ اگر اسے یقین ہوتا تو وہ کتنقدر عبادت کرتا ایسے ہی موقع پر فرشتوں کو معلوم ہوتا ہے کہ "انی اعلم ما لا تعلمون" کا کیا مطلب ہے

ایک اور وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ اگر یہ مبارک شب معین ہوتی تو لوگ اسمیں بیدار رہ کر عبادت کرنے کی وجہ سے غرور و تکبر میں مبتلا ہو جاتے۔ لہذا اب جبکہ معین نہیں ہے تو ممکن ہے کہ لوگوں کا شدت سے انتظار اور احتمالی شبوں میں تمرین اور مشقت انکے نفس میں ملکۂ فضل و نجابت اور آخرت میں بہتر جزا و برکات کے حصول کا باعث بنے اور وہ اس سے مستفید ہوں۔

ممکن ہے اسکی عظمت و حرمت کے پیش نظر اسکو مخفی رکھا گیا ہو۔ تاکہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت رکھنے والے خطا کار اس شب کا علم ہوتے ہوئے اسکے حریم محترم کو گناہوں سے نہ توڑ سکیں[1]

بہر حال وجہ کوئی بھی ہو اتنا تو ضرور ہے کہ شب قدر مخفی ہے۔ لوگوں نے اسکو معین کرنیکی کوشش میں مختلف آراء بیان کی ہیں۔ کچھ حضرات کا خیال ہے کہ رمضان کی تمام راتوں میں کوئی بھی شب قدر ہو سکتی ہے۔ جبکہ بعض لوگوں نے کچھ روایات

عملتم فيها وتركتم غيرها.»

۱۔ مخفی نہ رہے کہ پیغمبر اکرمؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کو شب قدر کا علم تھا۔ اسی لئے جب امام محمد باقرؑ سے سوال ہوتا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ شب قدر کونسی شب ہے؟ تو آپ فرماتے ہیں بھلا ہمیں کیسے نہ معلوم ہوگا جبکہ اس شب میں ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔ تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۸۸ ــــ نور الثقلین ج ۵ ص ۶۳۹ ــ بحار ج ۹۴ ص ۲۳ ـــ بصائر الدرجات ص ۲۲۱

سے استفادہ کرتے ہوئے رائے زنی کی ہے کہ شب اول شب قدر ہے ایک گروہ نے[1] سترھویں کو اور بعض دوسروں نے انیسویں[19] شب کو شب قدر قرار دیا ہے

ابوبکر المعروف بابن عربی معافری اندلسی مالکی احکام القرآن[2] میں شب قدر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ستائیسویں[27] کی شب شب قدر ہے اسلئے کہ جب علماء حروف نے سورۂ قدر کے حروف کے اعداد شمار کئے اور ھی تک پہونچے تو انکی تعداد ۲۷ نکلی جس سے انھوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ شب قدر ستائیسویں رمضان کی رات ہے۔

قرآن کریم سے نتیجہ اخذ کرنے کا یہ طریقہ ہمارے علماء کے نزدیک نادرست ہے۔ چنانچہ صاحب شہرت شیعہ عالم محمد جواد مغنیہ اس کلام کو نقل کرنیکے بعد لکھتے ہیں کہ استنتاج میں یہ نبوغ اور تفسیر کلام خدا میں یہ پرہیزگاری ایک ایسے شخص سے عجیب نہیں کہ جو امام شافعی کے فتویٰ پر حاشیہ لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ "ھذا کلام من لم یذق طعم الفقہ" یہ ایسے شخص کا کلام ہے جسنے فقہ کا ذوق نہیں پایا اور ابوحنیفہ کے فتویٰ پر حاشیہ لگاتا ہے تو لکھتا ہے "ھذا فقہ ضعیف" یہ کمزور فقہ ہے۔

اکثر علماء بیشتر روایتوں پر تکیہ کرتے ہوئے معتقد ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس[10] راتوں میں ہے۔ یہ نظریہ کافی توانا ہے۔ چنانچہ اسکی تائید کرنیوالی

۱۔ یہ قول اور ستائیسویں والا قول اہلسنت کے درمیان مشہور ہے۔

۲۔ احکام القرآن ج ۶ ص ۲۳۹ ط ۱۳۳۱ ھ ۔ مطابق نقل مرحوم محمد جواد مغنیہ ۔ تفسیر الکاشف ج ۷ ص ۵۹۱

چند روایتیں ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ حمران نے امام محمد باقرؑ سے آیۂ کریمہ "انا انزلناه فی لیلة مبارکة" کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا «**نعم ليلة القدر، فی كلّ سنة، فی شهر رمضان، فی عشر الاواخر**»[۱] ہاں شب قدر ہر سال ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں واقع ہوتی ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا «**التمسوها فی العشر الاواخر.**»[۲] اسکو رمضان کے آخری عشروں میں تلاش کرو!

۳۔ **انّ النبي(ص) كان يوقظ اهله، فی العشر الاواخر من شهر رمضان** رمضان کے آخری عشروں میں نبیؐ اپنے اہل و عیال کو جاگنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

۱۔ نور الثقلین ج ۵ ص ۶۲۱ کافی سے منقول۔

۲۔ تفسیر السراج المنیر ج ۴ ص ۵۶۶ بحار ج ۹۴ ص ۱۰

"۲۳" شب کا شب قدر ہونا تقریباً یقینی

اگرچہ شب قدر کی تعیین میں اختلاف ہے لیکن نبی اکرمؐ اور انکے اہلبیتؑ کی سیرت و روش اور روایات عامہ و خاصہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ تئیسویں ۲۳ شب کا شب قدر ہونا تقریباً یقینی امر ہے۔ ذیل میں چند ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ فریقین (شیعہ و سنی) نے نقل کیا ہے کہ " عبداللہ انیس انصاریؓ جہنیؓ سرکار رسالتؐ میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میرے پاس اونٹ، بھیڑ، بکریاں اور کچھ کاریگر ہیں۔ گھر مدینہ سے دور ہے لہذا رمضان مبارک کی کوئی شب معین فرما دیجئے جسمیں میں نماز میں حاضر ہوا کروں۔ «فدعاه رسول الله (ص) فسارّه في أذنه، فكان الجُهَني «اذا كان ليلة ثلاث وعشرين، دخل بإبله وغنمه واهله، الى المدينة یعنی سرکار رسالتؐ نے اسے قریب بلا کر اس کے کان میں کچھ کہا۔ جسکے بعد تئیسویں شب کو ہمیشہ وہ اپنے اونٹ بھیڑ بکریاں اور اہل و عیال کو لیکر مدینہ پہونچ جاتا تھا[۱]

۲۔ سفیان بن السمط کا کہنا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ ماہ مبارک کی کونسی شبوں پر شب قدر ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے؟ حضرتؑ

۱۔ وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۲۹۲ روایت ۱۷ ۔ بحار ج ۹۴ ص ۹

نے فرمایا: "انیسویں[19]، اکیسویں[21] اور تیئیسویں[23]" عرض کی اگر کوئی شخص معذور ہو تو وہ کس شب کو زیادہ اہمیت دے، امامؑ نے فرمایا: "تیئیسویں[23] شب کو"[1]

ایک روایت میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ انیسویں[19] کی شب میں امور مقدور کئے جاتے ہیں۔ اکیسویں[21] کی شب میں انھیں امضار کیلئے تیار کیا جاتا ہے اور تیئیسویں[23] کو ان پر امضار ہوتا ہے۔[2]

مرحوم شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ: بزرگان شیعہ تیئیسویں شب کے قدر کی رات ہونے پر متفق ہیں۔[3]

مرحوم نیشاپوری لکھتے ہیں کہ: ہمارے اکثر علماء و مشائخ تیئیسویں[23] شب کو شب قدر مانتے ہیں۔[4]

چنانچہ اس شب کے مخصوص اعمال ہمارے مدعا کی تائید کرتے ہیں۔ مثلاً دوبار غسل کرنا، ہزار مرتبہ سورۂ قدر کی تلاوت کرنا، سورۂ دخان کی تلاوت کہ جس کی

۱۔ قلت، لابی عبدالله(ع)، اللیالی التی یرجی فیها من شهر رمضان۔؟ قال:
«تسع عشرة واحدی وعشرین وثلاث وعشرین» ۔ وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۲۶۰
روایت ع ۸ ۔ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۶۲۷ منقول از من لا یحضرہ الفقیہ
۲۔ تفسیر برہان ج ۴ ص ۴۸۹ ۔ وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۲۵۹ ۔ تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۶۲۷
۳۔ خصال ج ۲ ص ۱۰۲ ۔ بحار جلد ۹۴ ص ۱۶
۴۔ روضۃ الواعظین ص ۳۴۸

پہلی آیت "انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ" ہے۔

تفسیر گازر میں عبداللہ عمر سے منقول ہے کہ: عہد رسالتؐ میں کچھ لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ شب قدر تیئیسویں کی شب ہے۔ تو حضرت رسالتؐ نے فرمایا کہ: آپ لوگوں کے خواب مطابق واقع ہیں۔ جو بھی عبادت کرنا چاہے اس شب میں کرے۔[1]

مروی ہے کہ: بنی سلمہ نے شب قدر کی تحقیق کے سلسلہ میں کچھ لوگوں کو مدینہ بھیجا۔ وہ لوگ حضرت رسالتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ آنحضرتؐ نے پوچھا آج کونسی شب ہے؟ عرض کی کہ بائیسویں۲۲ شب ہے۔ فرمایا کہ: شب قدر کل ہوگی۔[2]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

«انّ لیلۃ الثالث والعشرین من شهر رمضان، هي لیلۃ الجهنی، فیها یفرق کلّ امر حکیم، وفیها تثبت البلایا والمنایا، والآجال و الارزاق والقضایا[3] وجمیع ما یحدث الله فیها الی مثلها من الحول فطوبی لعبد، احیاها، راکعاً وساجداً، ومثّل خطایاه بین عینیه ویبکی علیها فاذا فعل ذلك رجوت ان لا یخیب

بے شک ماہ مبارک کی تیئیسویں شب وہی شب جہنی ہے جسمیں ہر امر حکیم معین ہوتا ہے یہی وہ شب ہے جسمیں بلائیں، اموات، ارزاق اور آئندہ شب قدر

۱۔ روضۃ الواعظین ص۳۴۸

۲۔ تفسیر گازر۔ جلاء الاذہان وجلاء الاحزان آخری جلد ص۱۰۴

۳۔ بحار الانوار ج ۹۷ ص۴ ۔ مستدرک الوسائل ج ۷ ص۴۷۲

تک واقع ہونے والے تمام امور معیّن ہوتے ہیں۔

اس کے بعد امام نے علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

کیا کہنا اس شخص کا جو اس رات کو رکوع و سجود میں بسر کرے۔ گناہوں کو اپنے سامنے مجسم کر کے انکے انجام پر روئے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو امید ہے کہ وہ بارگاہ خالق سے نا امید نہیں لوٹے گا۔

آیا تمام ممالک میں شب قدر ایک معین شب ہے

چونکہ قمری مہینوں کا آغاز ساری دنیا کے ممالک میں ایک ساتھ نہیں ہوتا لہذا شب قدر بھی ایک ساتھ نہیں ہوگی۔ ....

نابراین ہر جگہ شب قدر کی گنتی وہاں کی روئت کے مطابق ہوگی۔ چنانچہ روئت ہلال سے بائیس[۲۲] راتیں گذر جانے کے بعد تیئیسویں شب ہوگی۔ اس نظریے کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ہشام نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے۔ ....

«ان كانت له بيّنة عادلة على اهل مصر، انّهم صاموا ثلاثين على رؤيته، قضى يوماً.»

چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے اگر کوئی شخص رمضان میں ۲۹ روزے رکھے بعد میں دو عادل گواہی دیں کہ مثلاً فلاں شہر میں ۳۰ روزے رؤیت ہلال کی بنا پر رکھے گئے ہیں تو وہ شخص ایک روزے کی قضا کریگا۔

موثقۂ بصری میں امامؑ فرماتے ہیں کہ:۔ اگر کسی شہر کے لوگ روئیت ہلال کی گواہی دیں تو جس شخص نے "یوم الشك" سمجھ کر روزہ نہیں رکھا وہ ایک روزہ رکھے گا۔

علامہ نے اس سلسلہ میں شہروں کے دور و نزدیک ہونے میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ صاحب جواہر نے جواہر میں، مرحوم نراقی نے مستند میں اور مرحوم حکیم نے

مستمسک میں اس قول کی تائید کی ہے۔

چونکہ اکثر فقہا نے صحیحہ ہشام کو ہم افق یا ایک دوسرے کے نزدیک شہروں کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے لہٰذا شب قدر کی فضیلت درک کرنے کیلئے ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہیئے یعنی اپنے شہر کی روئیت کے مطابق یا دور کے شہروں کے افق یا روئیت کے مطابق جو تیئیسویں (۲۳) شب ہو ان ہر دو شبوں میں جاگ کر عبادت کریں تاکہ یقین ہو جائے کہ ہم نے شب قدر کو درک کر لیا ہے۔

شب قدر کی برکتوں سے محروم لوگ

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ لوگ اس شب مبارک کی سلامتی، رحمت اور برکتوں سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اس شب میں بہرہ مند نہ ہوسکیں وہ واقعاً بے نصیب ہیں۔ انکی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ شرابی ۔ ۲۔ سور کا گوشت کھانے والا ۔ ۳۔ جو زعفران سے اپنے آپ کو آلودہ کرلے[۱] ۔ ۴۔ جو لوگ اپنے گھروں میں کتے پالتے ہیں[۲]

جس گھر میں شراب اور موسیقی " گانے بجانے " کے آلات ہوں اسمیں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ نہ اس گھر والوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور برکت اس گھر سے اٹھالی جاتی ہے۔

حدیث مصطفیٰ آخر ہمین است   نگو بشنو که البته چنین است

اگر کان دھر کے سنیں تو حضرت محمد مصطفیٰ کا یہی تو فرمان ہے

درون خانه ای چون هست صورت   فرشته نیاید اندروی ضرورت

کہ جس گھر میں کوئی تصویر موجود ہو اسمیں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

برو بزدای روی تخته دل را   که تا سازد ملک پیش تو منزل را

---

۱. «... ولایدع فیها مؤمناً ولامؤمنة إلّا سلّم علیه، إلّا مدمن الخمر، وآكل لحم الخنزیر، والمتضمّخ بالزعفران.» ۲. (تفسیر نورالثقلین، ج۵/۶۱۵.) به نقل از مجمع البیان.

لہذا اے مؤمن! تو اپنے دل کے تختہ کو صاف کر تاکہ فرشتے اسمیں اتریں۔

۵۔ منافق، سودخور، کافر، شر پسندوں کا سرغنہ، رشوت لینے اور دینے والے، قطع رحم کرنیوالے، شہوت پرست، حقیقت پر پردہ ڈالنے والے، آشوب برپا کرنے والے، ظالمین اور انکے حامی، شرابی، تہمت لگانے والے، نیکی کے تارک اور بدی کے مرتکبین، جادوگر اور وہ اولاد جسکو والدین نے عاق کر دیا ہو۔ یہ سب شب قدر کی فضیلتوں سے محروم ہیں۔

۶۔ جس شخص کے دل میں مؤمن سے دشمنی کا جذبہ اور کینہ موجود ہو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل عرش اس گروہ کو قابل توجہ کیوں نہیں سمجھتے۔؟ اور کیوں یہ لوگ شب قدر کو درک کر کے اسکی نورانیت سے بہرہ مند نہیں ہوتے۔؟! اس کے جواب میں واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس طینت کے لوگ رمضان سے انس نہیں رکھتے اور نہ ہی شب قدر کی برکتوں سے بہرہ مند ہونے کے لئے کوشش کرتے ہیں انکی روحانیت فرشتوں کی مہمان نوازی کی اہل نہیں۔ بھلا جو شخص پورے سال بے دینی کی زندگی گزارے اور کسی بھی برے فعل کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے وہ شب قدر میں اسکی برکتوں اور فرشتوں کی ضیافت کا اہل کیونکر ہو سکتا ہے۔ پہلے شیطان کو اپنے دل سے دور کرے اس کے بعد نزول ملائکہ اور باران رحمت الہی کا انتظار کرے۔ اس لئے کہ ملائکہ کے استقبال اور بارش رحمت کے لئے زمینہ سازی لازمی عنصر ہے۔

اے پالنے والے! جو لوگ اس شب مبارک کی برکتوں سے محروم ہیں انہیں شمار نہ کر۔ دنیا و آخرت میں خیر و برکت ہمارا اور ہماری اولاد کا مقدر فرما۔

شب قدر کے کچھ اعمال

لیالی قدر کے اعمال دو طرح کے ہیں۔

۱۔ مشترک۔

۲۔ مخصوص۔

یہاں ہم چند مشترک اعمال ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ غسل۔

ظاہری پاکیزگی کے لئے غسل کرنا[۱]

۲۔ شب بیداری۔

تمام رات نیند سے لڑتے ہوئے عبادت کی حالت میں بیدار رہنا۔ اسلئے کہ عبادت کی اس بیداری سے انسان کو بڑے بڑے مقاصد کے حصول میں مدد ملتی ہے جبکہ نیند ان مقاصد کے حصول کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ نیند سے پیکار کرتے ہوئے شب قدر میں بیدار رہنا انسان کو ظلمت و تیرگی کے جنود سے مقابلہ کے لئے آمادہ کرتا ہے جس سے انسان مقام محمود تک پہونچتا ہے۔

مگو شبی بہ عبادت چگونہ روز کنم — کہ دوست را ننماید شب وصال دراز
برآر دست تضرع، ببار اشک ندم — زبی نیاز بخواہ، آنچہ بایدت نیاز

۱۔ وسائل ج ۲ ص ۹۲۶

ترجمہ :-

یہ نہ کہو کہ رات بھر کیسے عبادت کریں دوست سے وصال کی شب زیادہ طویل نہیں ہوتی ۔ دست تضرع بلند کر اور ندامت کے آنسو بہا، اور جس چیز کی بھی حاجت ہے وہ بارگاہ بے نیاز سے طلب کر ۔

۳۔ تلاوت قرآن ۔

جس قدر ممکن ہو سکے قرآن کی خاص طور سے سورۂ یٰس، عنکبوت، روم اور حم ۔ دخان کی تلاوت کرے، اپنی فکر کی توانائی کو تقویت پہونچائے تاکہ اصلاحی اقدام مقصد کی پہچان اور صحیح طرز عمل کے انتخاب میں کامیاب رہے، اسکا ثواب اگر شہدا، علماء، صلحاء، اپنے مردگان اور مذہبی مراکز کے بانیوں کی ارواح کو ہدیہ کرے تو بہت ہی مناسب ہے ۔ اور اگر اسکا ثواب آئمۂ اطہار کی ارواح طیبہ کی نذر کرے تو ثواب دوگنا ہو جاتا ہے ۔

۴۔ توبہ و استغفار ۔

اس شب مبارک میں گناہوں سے توبہ کرے ۔ بہر حال انسان جب بھی تائب ہوتا ہے آغوش رحمت پروردگار عالم اس کیلئے کھلی ہوتی ہے ۔

فراری باز عصیاں باز گردید — بہ الطاف خدا دمساز گردید
بنید لیشید یزدانی رحیم است — بہ راہ آئید رحمان و کریم است
گناہ بندۂ عاصی بہ بخشند — بہ ہر ادعوائے صد لبیک گوید

ترجمہ :-

اے رحمت پروردگار سے مایوس ہونے والو! گناہوں کا راستہ چھوڑ دو اور

پروردگار کے لطف و کرم کا سہارا لو! ۔ یہ جان کر کہ خدا رحمان و کریم ہے سیدھے رستے پر آجاؤ ۔ وہ گناہگاروں کے گناہ بخش دیتا ہے اور ہر پکار پر سو مرتبہ لبیک کہتا ہے ۔

بعض احادیث یہ بتاتی ہیں کہ عاصی انسان جب اپنے کئے پر نادم ہو کر بارگاہ غفار میں پلٹ کر فریاد کرتا ہے

الهی انا أسأتُ،

معبود میں نے گناہ کیا ہے ۔

فقولُ الله تعالی: وآنا سترتُ»

پروردگار متعال فرماتا ہے :۔ اور میں نے تیرے گناہ کو پوشیدہ رکھا ۔

فیقول: «الهی آنا ندمتُ.»

بندہ فریاد کرتا ہے معبود میں اپنے کئے پر نادم ہوں ۔

یقول اللہ تعالی :۔ **«وآنا قبلتُ.»**

پروردگار عالم فرماتا ہے :۔ میں تیری ندامت قبول کرتا ہوں ۔

«ایها الشاب، إذا تُبتَ ثمّ نقضتَ، فلا تستحی انْ ترجع إلینا!»

اے جوان جب تو توبہ شکنی کر ڈالے تو دوبارہ میری بارگاہ میں آنے سے مت شرما ۔

«وَاذا انقضتَ ثانیاً، فلا تستحی او یمنعكَ الحیاءُ انْ تأتینا ثالثاً، واذا انقضتَ ثالثاً، فارجعْ الینا رابعاً... !!!»

اور اگر پھر توبہ توڑ ڈالے تو تیسری مرتبہ میری بارگاہ میں آنے سے حیا تجھکو روک

نہ دے اگر اس مرتبہ بھی توبہ برقرار نہ رہے تو چوتھی مرتبہ بھی میرا دربار کھلا ہے۔

«فانا الجواد الذی لا ابخل»۔

میں بخشش میں بخل سے کام نہیں لیتا۔

«وانا الحلیم الذی لااعجل»۔

میں حلیم وبردبار ہوں، مجھے کوئی جلدی نہیں۔

«وانا الذی استر علی المعاصی واقبل التائبین واعفو عن الخاطئین وارحم النادمین وانا ارحم الراحمین۔»

میں گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں، توبہ قبول کرتا ہوں، خطاکاروں سے درگذر کرتا ہوں، نادموں پر رحم کھاتا ہوں اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔

«مَنْ ذاالّذی، اتیٰ الی بابنا، فرَدَدْناہُ؟»

میں نے کس کو اپنی درگاہ سے خالی واپس کیا ہے۔؟

«مَن ذاالذی، لجأ الی جانبنا، فطَرَدْناہُ؟»

میں نے کس پناہ مانگنے والے کو پناہ نہیں دی۔؟

«مَن ذاالذی، تابَ اِلَیْنا وَما قبلْناہُ؟»

میں نے کس کی توبہ قبول نہیں کی۔؟

«مَنْ ذاالّذی، طلَبَ مِنّا وَما اَعْطَیْناہُ؟»

میں نے کس طلب کرنیوالے کو عطا نہیں کیا۔؟

«مَنْ ذاالّذی اِستَقالَ (استغفر) مِنْ ذَنْبِہٖ فَما غفرْناہ؟»

میں نے کس مغفرت چاہنے والے کو نہیں بخشا۔ ؟

«اَنَا الَّذی اغفر الذّنوبَ، وَاَسْتُرُ الْعُیُوبَ، وَاَغیثُ الْمَکْروُبَ، وَاَرْحَمُ الباکی المندوب، وَاَنا عَلاّمُ الْغُیُوبُ![1]»

میں ہی گناہوں کو بخشنے والا، عیوب کو چھپانے والا، دردمندوں کی سننے والا، گریہ و ندبہ کرنے والوں پر رحم کرنے والا اور غیب کا علم رکھنے والا خدا ہوں۔[1]

توبہ کی شرطیں

۱۔ گناہوں پر پشیمانی۔ (النَّدَمُ عَلیٰ مٰا مَضیٰ.)

۲۔ ترک معصیت کا مکمل ارادہ۔ (العزم عَلیٰ ترك العود الیه ابداً.)

۳۔ حقوق ناس کی ادائیگی۔ (اَنْ تؤدّی الی المخلوقین حقوقهم)

۴۔ ادائے واجبات۔ (اَنْ تَعمِدَ الی کلِّ فریضةٍ علیك ضیعتها، فتؤدّی حقّها.)

۵۔ اپنے بدن پر سے حرام گوشت کا خاتمہ۔ (ان تعمِدَ الی اللحم الذی نَبتَ علی السحت، فَتُذیبَه بالاحزان.)

۶۔ عبادت کی سختی جھیلنا۔ (اَنْ تُذیقَ الجسم ألم الطاعة کمٰا اَذَقْتَهُ حَلاوةَ المعصیة.)[2]

۱۔ طریق الی اللہ ص ۱۸۲-۱۸۳ ۔ ۲۔ نہج البلاغہ فیض الاسلام۔ کلمۂ قصار ص ۱۴۸

۵۔ پانچواں عمل شب قدر میں یہ ہے ۔ دعائے جوشن کبیر اور دوسری ماثورہ دعائیں کہ جنمیں ایک دعا درج ذیل ہے پڑھے ۔

«اللّهمّ إنّي، أمسيتُ لكَ عبداً داخراً، لا أملكُ لِنفسي نفعاً ولا ضرّاً، ولا أصرِفُ عنها سوءاً، أشهدُ بذلكَ على نفسي، وأعترِفُ لكَ بضعفِ قوّتي، وقلّةِ حيلتي، فصلِّ على محمّدٍ وآلِ محمّدٍ، وأنجِزْ لي ما وعدتني وجميعَ المؤمنينَ والمؤمناتِ، من المغفرةِ في هذهِ اللّيلةِ، وأتمِمْ عليَّ ما آتيتني، فإنّي عبدُكَ المسكينُ المستكينُ، الضّعيفُ الفقيرُ المهينُ، اللّهمّ لا تجعلني ناسياً لِذكرِكَ فيما أوليتني، ولا غافلاً لإحسانِكَ فيما أعطيتني، ولا آيساً مِنْ إجابتِكَ، وإنْ أبطأتَ عنّي في سرّاءٍ أوْ ضرّاءٍ، أو شدّةٍ أو رخاءٍ، أو عافيةٍ أوْ بلاءٍ، او بؤسٍ أوْ نعماءَ، إنّكَ سميعُ الدُّعاءِ[۱].»

ترجمہ ۔

خدایا میں نے تیری معرفت کے پیاسے لبوں سے تیرے آستانہ کو بوسے دیتے ہوئے رات بسر کی ہے ، مجھے اپنے فائدے اور نقصان کا کوئی غم نہیں اور نہ میں کسی طرح کی برائی کو اپنی ذات سے دور رکھنے پر قادر ہوں ۔ چنانچہ میں اپنی ناتوانی اور

۱۔ مصباح کفعمی ص۵۸۵ ۔ بحارالانوار ج ۹۵ ص۱۴۸

ناداری کے سبب اپنے نقصان میں اعتراف کرتا ہوں اور تجھ
سے التجا کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما
اور جس بخشش وکرم ومغفرت کی تو نے اس مبارک شب
میں مجھے اور جملہ مومنین ومومنات کو بشارت دی ہے
وہ ہمیں کرامت فرما، اپنی نعمتوں کو حقیر بندے پر کامل
فرما کہ میں مرض عصیاں کا شکار تیرا فقیر و ناتوان بندہ
ہوں۔

پروردگارا! مجھے اپنی یاد سے غافل، اپنے احسانات
سے بے خبر اور اپنی رحمت سے ناامید نہ کر۔ مجھے امید
ہے کہ اگرچہ سلامتی اور بیماری میں، ظاہر میں یا پوشیدہ طور
پر، سختی میں یا آسودگی میں سستی کا مرتکب ہوا ہوں لیکن تو
میری دعا کو سنتا ہے اور اسے قبول بھی کرے گا۔

رمضانی دعاؤں کی شرحیں:۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسی کتابوں کا ذکر کیا جائے جو ماہ مبارک
کی دعاؤں کی شرح میں لکھی گئی ہیں تاکہ قارئین محترم اور شب زندہ
داران شب قدر ان کے معارف عالیہ اور درس وتعلیم سے بھرپور مضامین
سے بہتر طور پر مستفید ہو سکیں۔

شرح الاسماء الحسنیٰ: عالم عامل و فاضل کامل نامور فلسفی جناب
ملّا ہادی سبزواری کی تالیف ہے جو دعائے جوشن کبیر کی شرح ہے۔ قم

میں انتشارات بصیرتی کیطرف سے دوبارہ چھپی ہے۔
۲۔شرح اسماء الحسنیٰ : جسکو سید حسین ہمدانی درود آبادی نے لکھا ہے
۳۔تفسیر دعائے سحر : رہبر و بانیٔ جمہوری اسلامی ایران حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی کی پر بصیرت کتاب ہے۔جسکا فارسی میں ترجمہ سید احمد فہری نے کیا ہے۔
۴۔معارف الٰہی : "دعائے سحر کی شرح ہے۔جو دانشمند محترم احمد زمردیان کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔
۵۔شرح دعائے سحر : آیۃ اللہ حبیب اللہ کاشانی۔
۶۔شرح دعائے سحر : سید ابوالحسن قزوینی۔
۷۔عشق و راستگاری : دعائے ابوحمزہ ثمالی کی شرح ہے اور احمد زمردیان شیرازی کی سعی کا ماحصل ہے۔
۸۔ رازِ سحر گاہی : دعائے ابوحمزہ ثمالی کی شرح ہے جسکو سید حسین فاتحی نے لکھا ہے۔
۹۔ ذخیرۃ المعاد : ملا نور وز علی فاضل بسطائی کی تحریر ہے۔

رمضان کے تیس دن کی دعاؤں کی شرحیں :۔
۱۰۔عنوان الکلام : آیۃ اللہ ملا محمد باقر منشار کی۔
۱۱۔مجالس الواعظین : مرحوم شیخ ذبیح اللہ محلاتی۔
۱۲۔نیایش در رمضان : علی محبتی کرمانی۔

۱۳ بیان حقیقت : دعائے افتتاح کی شرح ہے جسکی تالیف کا فریضہ احمد زمردیان شیرازی نے انجام دیا ہے۔

۱۴۔ شرح دعائے مکارم الاخلاق : سید کاظم ارقع۔

۱۵۔ تفسیر دعائے مکارم الاخلاق : محمد علی بہشتی رامہرمزی۔

۱۶۔ شرح دعائے مکارم الاخلاق : محسن کتابچی۔

۱۷۔ شرح دعائے مکارم الاخلاق : احمد مدرس وحیدی۔

۱۸۔ شرح دعائے افتتاح و کمیل : محمد شہاب الدین العراقی

۱۹۔ لبشنواز نی : عین، صاد دعائے الوحمزہ پر ایک طائرانہ نگاہ ہے۔

۲۰۔ سیمای نیاز : جواد محدثی "ایام رمضان کی دعاؤں کی شرح ہے۔

۲۱۔ شرح دعائے افتتاح : محمد بن موسیٰ العراقی البزشلونی۔

۲۲۔ شرح دعائے سحر : شیخ احمد احسانی۔

۲۳۔ شرح دعائے افتتاح : محمد رضا مہدوی کنی۔

۲۴۔ 〃 〃 〃 〃 : روح اللہ خاتمی۔

۶ ۔ اس مبارک شب میں المبیتؑ بالخصوص مولاالموحدین علی ابن ابیطالبؑ کے دامن سے تمسک پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اسلئے کہ یہ شب حضرت امیر علیہ السلام کی شہادت و سوگواری کی رات ہے امام حسینؑ کی زیارت بھی اس شب میں پڑھی جائے . . . . چنانچہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے۔

"یاایہاالذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ "[1]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہونچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو![2]

۷ ۔ شب قدر میں قرآن سر پر رکھ کر دعا کرتے ہیں جسکی کیفیت مفاتیح الجنان اور دوسری کتابوں میں مذکور ہے۔ یہ عمل قرآن کریم کے حیات بخش اور سعادت آفرین قوانین کے سامنے سرتسلیم خم کرنیکی علامت ہے[3]

۸ ۔ اس شب میں مفید ترین عمل نماز کی حالت میں راز و نیاز ہے۔

۱۔ سورۂ مائدہ آیت ۵۳

۲۔ اقبال ص ۱۸۶

۳۔ استاد حسن زادۂ آملی "ایک ہزار ایک نکتہ" کے نکتہ ۹۰۲ میں فرماتے ہیں۔ کہ قدر کی راتوں میں قرآن کو دل میں بٹھاؤ۔ صرف سر پر نہ رکھو اس لئے کہ دل میں بٹھانا انسان کی ذات کا جوہر ہے اور صرف سر پر رکھنا ایسا گوہر ہے جسکا اسکی ذات سے کوئی ربط نہیں۔

صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھے اس خصوصیت کے ساتھ کہ ہر رکعت میں "حمد کے بعد سات مرتبہ قل ہو اللہ احد" کی تلاوت کرے اور نماز سے فارغ ہو کر ستر بار "استغفر اللہ واتوب الیہ" پڑھے[1]۔ اس کے علاوہ دو دو کر کے سو رکعت نماز پڑھے یا چھ دن کی قضا نمازیں اسطرح پڑھے کہ پہلے دن کی نماز ظہر سے شروع کرے اور چھٹے دن کی نماز عشاء پر ختم کرے۔

۹۔ درج ذیل دعائے فرج پڑھ کر امام زمانہؑ کی غلامی کا نئے سر سے عہد کرے۔

«اللّهم كن لوليّك الحجّة بن الحسن، صلواتك عليه وعلى آبائه، في هٰذه السّاعة وَفي كلّ ساعة، وليّاً وحافظاً وقائداً وَناصراً ودليلاً وعَيْناً، حتّىٰ تُسكنه ارضك طوعاً وتُمتّعه فيها طويلاً.»[2]

۱۰۔ اس شب میں صلوات پڑھنے کا اجر بے حساب ہے۔

ضروری باتیں:۔

۱۔ اگر انسان چاہے کہ اس کے اعمال اور اس کی عبادتیں درگاہ ایزدی میں مقبول ہوں تو قبولیت عبادت اور اجابت کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا حق عرضی یا مالی ہماری گردن پر

۱۔ اقبال ص۱۸۶ ۔۔۔ ۲۔ نجم الثاقب ۔

ہے تو پہلے اس سے گلو خلاصی ضروری ہے۔ چاہے اسکا حق ادا کر کے یا اس سے بخشش طلب کر کے[۱] اس لئے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

«اذا أراد أحدكم أن يستجاب له، فليطب كسبه وليخرج من مظالم الناس وانّ الله، لايرفع اليه دعاء عبد وفى بطنه حرام او عنده مظلمة من خلقه.[۲]»

اگر ہجوم خواہشات نفسانیہ سے مغلوب ہو کر مرتکب معصیت ہو گئے

۱۔ اگر طلب حلیت ممکن نہ ہو یا ایذا مؤمن جیسی کوئی رکاوٹ موجود ہو تو عالم زاہد و عامل سالک مسلک عرفان ملا حسینقلی آخوند کے دستور کے مطابق عمل کرے۔ موصوف نے فرمایا کہ اسکا متبادل یہ ہے کہ انسان صاحب حق کے لئے استغفار کرے اور اگر اس کو نہیں پہچانتا یا ان کی تعداد معلوم نہیں تو مجموعی طور پر سب کے لئے مغفرت طلب کرے۔ مثال کے طور پر یوں کہے «اللھم اغفر لمن لہ حق علیّ»

آیۃ اللہ الوالمجد شیخ محمد رضا نجفی رسالۂ امجدیہ میں اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملا حسینقلی کی نظر سے اس مضمون کی کوئی روایت گذری ہوگی۔

رسالۂ امجدیہ ص ۶۳۔

۲۔ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو رزق حلال کرو! لوگوں پر ظلم ترک کرو! اسلئے کہ خدا اس بندے کی دعا نہیں سنتا جسکا شکم حرام سے پر ہو یا اسکی گردن پر کسی کا حق ہو۔

ہوں تو گذشتہ کے لئے استغفار کریں۔ اور آئندہ گناہوں سے دور رہنے کا عہد کریں۔

تاکنون کردی گنہ دیگر مکن
تیرہ کردی آب را دیگر مکن

اگر اب تک تم نے گناہوں سے اپنی زندگی کو تیرگی میں غرق کر دیا ہے تو آئندہ نہ کرو!

اسلئے کہ اگر ہم بخل حسد اور کینہ جیسی روحانی و روانی بیماریوں کا شکار ہیں تو پہلے ہمیں انکا معالجہ کرنا چاہیئے، اپنے دینی بھائیوں کی دشمنی اور کینہ اپنے دل سے دور کرنا چاہیئے، اور ان سے حسد نہیں کرنا چاہیئے، ہمارا قلب اور ہماری زبان انکی خیر خواہی میں کارفرما ہوں۔ روحانی کمال کی منزل پر فائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے برادران دینی کے لئے خدا سے خیر دنیا و آخرت طلب کریں...... اگر خدانخواستہ ہمارے اور قرابتداروں کے درمیان کسی وجہ سے کدورت پیدا ہو گئی ہو تو اسے دور کریں اور مہر و محبت کا رشتہ پھر سے استوار کریں۔

مختصر یہ کہ اس شب میں ہر مستحب امر کا ثواب دیگر شبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اسی لئے بعض علماء و مومنین کرام اس شب میں خمس و زکات اور دیگر حقوق مالی ادا کرتے ہیں تاکہ زیادہ ثواب سے مستفید ہو سکیں۔

جسطرح سے اس مبارک رات میں عمل خیر کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح معصیت کی سزا بھی زیادہ ہے۔ اس لئے کہ معصیت کار نے گویا اس شب

کی حرمت پائمال کی ہے۔ چنانچہ تاریخ میں ملتا ہے کہ نجاشی شاعر نے ماہ رمضان میں شراب پی تو حضرت علیؑ نے حد شراب نوشی سے زیادہ تازیانے اس کو مارے .....

اور جب نجاشی نے پوچھا کہ یا علیؑ یہ زیادتی کس لئے ہے ؟ تو آپ نے فرمایا ماہِ خدا کی حرمت پائمال کرنے کی سزا ہے۔

۲۔ شب قدر چونکہ دعا اور راز و نیاز کی شب ہے لہٰذا اس شب میں قبولیت دعا کے لئے پہلے پروردگار عالم کی تحمید و تمجید اور اس کے بعد محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات و درود پڑھنا چاہیئے۔

حارث ابن مغیرہ نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے، حضرت نے فرمایا پروردگار عالم سے دنیا و آخرت کی حاجتیں طلب کرنے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا اور پھر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھے اس کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرے[1]

راوی نے پوچھا کیسے اس کی حمد و ثنا کریں ؟ حضرت نے فرمایا : کہو اے وہ ذات کہ جو مجھ سے میری رگ گردن سے زیادہ قریب ہے، اے وہ کہ جو اپنے ارادے کو جامۂ عمل پہنانے میں سب سے قوی ہے، اے وہ کہ جو

۱۔ «ایاکم إذا اراد احدکم انْ یسألَ من ربّه شیئاً من حوائج الدّنیا والآخرة، یَبْدأ بالثَّناءِ علی الله -عزّ وجلّ- والمدح له والصّلوٰة علی النبیّ (ص) ثمّ یَسْأل الله حوائجَهُ.»[1] وسائل الشیعہ ج ۴ ابواب الدعا باب ۳۱ حدیث ۱

انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوجاتا ہے.، اے وہ کہ جو بلند و بالا مقام پر ہے، اے وہ کہ جس کے مثل کوئی نہیں[۱]۔

دُعا میں دوسروں کو مقدم کرے :

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص دعا میں چالیس مؤمن بھائیوں کو خود پر مقدم کرے اور پھر اپنے لئے دعا کرے اسکی دعا مستجاب ہوگی[۲]۔

دعا میں تکرار و اصرار سے کام لینا چاہیئے :

گفت پیغمبر کہ گر کوبی دری
عاقبت زآن در برون آید سری

پیغمبر نے فرمایا کہ : اگر تم دروازہ کھٹکھٹاتے رہو تو کوئی نہ کوئی۔

۱۔ انّ المدحة قَبْلَ المَسألة، فاذا دعوتَ الله۔عزّوجلّ فمَجّدهُ، قلتُ: كيف أمَجدُّهُ؟ قال: تقول: يا مَنْ هو اقرب اليّ من حبل الوريد، يا فعّالاً لما يُريد، يا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الاَعْلٰى، يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شيء۔ وسائل الشیعہ ج ۴ ابواب الدّعا باب ۳۱ حدیث ۳

۲۔ عن ابى عبدالله (ع) قال: مَنْ قَدَّمَ اَرْبَعينَ رجلاً مِنْ اخوانِهِ، فدعا لهم، ثُمّ دَعا لِنَفْسِهِ، استجيب له فيهم وفي نَفْسِه. وسائل الشیعہ ج ۴۔ کتاب الصّلاۃ ابواب الدعا۔

ضرور نکلے گا۔

اپنی حاجات بیان کرے لیکن آہستہ اور دھیمی آواز میں۔ اس لئے کہ پروردگار عالم نے فرمایا: «أدعوا ربكم، تضرعاً وخفية.» "پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور آہستہ"۔

مسجد جیسے مقدس مقامات پر جائے اور اجتماعی طور پر دعا اور راز و نیاز میں مشغول ہو۔

ہر کہ در این خانہ شبی راز کرد!
خانۂ فردائے خود آباد کرد

جو بھی اس شب مسجد میں راز و نیاز کرے وہ آخرت کے گھر کو آباد کرتا ہے۔ "ارشاد ربانی ہے" «واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم.»

روایت میں ہے کہ: "جماعت کے ساتھ ملحق ہو جاؤ" اس لئے کہ جماعت پر دست رحمت الٰہی کا سایہ ہے[1]۔

دعا سے پہلے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے طلب مغفرت کرے۔

دعا کے لئے اپنے ہاتھوں کو بلند کرے۔

والدین اولاد کے لئے دعا کریں اور اولاد والدین کے لئے۔ کہ اس طرح کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

ایسے اعمال کی بجا آوری سے پرہیز کریں جو کتاب و سنت کے مطابق

۱ــــ «والزموا السواد الاعظم، فانّ يد الله على الجماعة.»

نہ ہوں اس لئے کہ « قلیل فی سنۃ خیر من کثیر فی بدعۃ »" سنّت کے مطابق تھوڑے اعمال بدعتی زیادہ اعمال سے بہتر ہیں۔"

اس حصّہ کے اختتام پر قارئین محترم کی توجہ شیخ محمد عبدہ کے کلام کی طرف مبذول کرتا ہوں۔

شب قدر پروردگار عالم کی بے شمار نعمتوں کی یاد آوری اور خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت و تفرع کی رات ہے۔ لیکن افسوس کہ اکثر مسلمان ایسے مناسب مواقع پر اس قسم کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں کہ جنہیں رضائے خدا نہیں ہوتی۔ آیات قرآنیہ سنتے ہیں مگر ان کے معانی و مفاہیم میں غور و فکر نہیں کرتے اور ان سے درس عبرت حاصل نہیں کرتے بلکہ صرف قاری قرآن کی آواز کی نغمگی و زیبائی میں کھو کر رہ جاتے ہیں۔

اس مبارک شب میں ایسے اوہام و خیالات میں مستغرق ہو جاتے ہیں جو عاقل و بالغ افراد سے تو درکنار۔ بچوں کے بھی شایان شان نہیں۔

شب قدر کے بہترین اعمال

شیخ صدوق فرماتے ہیں۔

«ومَن اَحْيىٰ، هٰاتَيْنِ اللَيْلَتَيْنِ، بِمُذاكِرَةِ العِلْمِ فَهُوَ اَفْضَل.»[1]

اکیسویں اور تئیسویں رمضان کی ان دو راتوں میں بہترین عمل علمی مذاکرہ ہے اسلئے کہ علم و معرفت ہی سے ہمیں اس شب کی عظمت، قرآن سے بہرہ وری اور مکتب انبیاء و اوصیا سے وابستگی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

اسی لئے امام محمد باقر نے فرمایا " وہ عالم کہ جس کے علم سے لوگ مستفید ہوں ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

استاد بزرگوار حسن زادہ آملی لکھتے ہیں[2] صدوق نے اپنے اس حکم کی نسبت مَن لایحضرہ الفقیہ میں پیغمبر اسلام کی طرف دی ہے۔

«قال النبي (ص) بادروا الى رياض الجنة، فالوا يا رسول الله (ص): وما رياض الجنة؟ قال: حلق الذكر.»

۱۔ مفاتیح الجنان ص ۲۲۲۔

۲۔ ہزار ویک نکتہ، نکتہ ۶۷۳۔

فیض (قدس سرّہ) نے "وافی" کے باب بنام (مجالسۃ العلماء وصحبتہم) ج ۱ ص۲۶) نقل حدیث کے بعد اس کی تشریح میں فرمایا ہے کہ «ارید بحلق الذکر، مجالسۃ العلماء، کما یستفاد من حدیث اوّل الباب وغیرہ. »

حلق الذکر سے مراد صحبت علماء ہے۔ جیسا کہ اس باب کی پہلی اور اس کے علاوہ حدیثوں سے مستفاد ہے۔

اور مفسّر قرآن علاّمہ سید محمد حسین طباطبائی اپنی کم نظیر تفسیر المیزان کے آخر میں اس تفسیر کے اختتام کی تاریخ تئیسویں رمضان ذکر کی ہے۔

مرحوم علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ: قدر کی ان راتوں میں بہترین اعمال طلب مغفرت اور اپنے اور اپنے والدین کے دینی اور اخروی مقاصد کی برآری اور اسی طرح اپنے برادران ایمانی " چاہے زندہ ہوں یا رحلت کر گئے ہوں" کے مقاصد دنیاوی، اخروی کی برآری کے لئے دعا کرنا اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات پڑھنا ہے۔

مروی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ سے پوچھا گیا شب قدر میں اپنے خدا سے کیا مانگیں۔؟ آنحضرتؐ نے فرمایا عافیت مانگو!۔

مرحوم ذبیح اللہ محلاّتی اپنی کتاب "اختران تابناک میں رقمطراز ہیں۔ صاحب مفتاح الکرامۃ، مرحوم سید جواد حسین عاملی سے سوال ہوا کہ: شب قدر میں افضل ترین عمل کونسا ہے۔؟

آپ نے فرمایا: مذہبی علوم کا حاصل کرنا۔

اس بزرگوار کے بارے میں ملتا ہے کہ تحصیل علوم میں اسقدر سنجیدہ

اور پابند تھے کہ قدر کی راتوں اور ایام عید میں بھی چھٹی نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ بیماری، کمزوری اور بڑھاپے میں بھی مشغول تحصیل رہے۔ مرحوم جب مفتاح الکرامہ کو تصنیف فرمارہے تھے تو وہابیوں نے نجف اشرف پر حملہ کر دیا مگر اس ساری مدت میں بھی مرحوم نے کتاب لکھنے سے ہاتھ نہیں روکا۔[1]

ادھر مرحوم صاحب جواہر کتاب دیات کے اختتام پر لکھتے ہیں۔

«تمّ کتاب جواهر الکلام، فی شرح شرایع الاسلام، فی مسائل الحلال والحرام فی لیلة الثلاثاء، ثلاثة وعشرین من شهر رمضان المبارك، لیلة القدر التی کان من تقدیر الله تعالی فیها، أن یتفضّل علینا باتمام الکتاب المزبور»

مرحوم حکیم سبزواری بھی شرح منظومہ کے آخر میں تحریر کرتے ہیں

«وقد فرغ المؤلف الفقیر، عن تسوید هذا الشّرح في یوم الجمعة الثالث والعشرین من شهر رمضان المبارك من سنة واحد وستین ومأتین بعد الالف.»

شیعوں کے مشہور مصنّف مرحوم محمد جواد مغنیہ اپنی کتاب «مع علماء النجف» میں فرماتے ہیں کہ: ایک ابتدائی طالب علم نے شیخ انصاری «رہ» کو

۱۔ مردان علم در میدان عمل ص۶ ــــ اختران تابناک ج ۱ ص ۱۳۷

امیر المومنینؑ کے حرم مطہر میں شب قدر میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اس مبارک شب میں کونسی عبادت افضل ہے کہ اسے انجام دوں۔؟

شیخ نے جواب میں پوچھا کیا پڑھتے ہو۔؟

طالبعلم نے جواب دیا "ابن مالک کی الفیہ پڑھتا ہوں"

شیخ نے جواب میں فرمایا تمہارے لئے "بہترین عمل اس مبارک شب میں یہ ہے کہ: اپنے کمرے میں جاؤ اور الفیہ کا مطالعہ کرو!"

اعمالِ شبِ قدر کی جزا :-

سورۂ انا انزلنا کا ثواب :- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص (مؤمن) تئیسویں (۲۳) شب رمضان میں ایک ہزار مرتبہ انا انزلناہ پڑھے تو صبح کو اسکا یقین محکم ہو جاتا ہے۔ وہ ایسا خواب دیکھتا ہے جسکی وجہ سے وہ ہمارے عجیب وغریب فضائل کا اعتراف کر لیتا ہے [1]

شب قدر میں بیدار رہنے کا اجر :- نبی اکرمؐ نے فرمایا «من قام ليلة القدر، ايماناً واحتساباً، غفر له ماتقدم من ذنبه.» [2] اگر مؤمن شب قدر میں اپنے ایمان اور نفس کے محاسبہ کی حالت میں رہے تو خدا اس کے گذشتہ گناہ بخش دیتا ہے۔

دیگر نیکیوں کا ثواب :-

- عن النبی (ص) انه قال:

[3] «قال موسى: الهي أريد قربك، قال: قربي لمن استيقظ

---

۱. «مشكوة الأنوار مجلسى»- عن ابي عبدالله(ع) انه قال: لوقرأ رجل ليلة ثلاث وعشرين من شهر رمضان (انا انزلناه في ليلة القدر) الف مرة، لاصبح وهو شديد اليقين بالاعتراف بما يختص به فينا، وما ذلك الآ شيء عاينه في نومه. تحفة الزائر/۲۰۳.

۲- فی ظلال القرآن ج ۸ ص ۶۲۸ مستدرک الوسائل ج ۷ ص ۴۵۸ تفسیر اثنا عشر ج ۱۴۱۔

ليلة القدر، قال: الهي اريد رحمتك، قال: رحمتي لمن رحم المساكين ليلة القدر، قال: الهي اريد الجواز على الصّراط، قال: ذلك لمن تصدّق بصدقة في ليلة القدر، قال: الهي اريد من اشجار الجنّة وثمارها، قال: ذلك لمن سبّح تسبيحة في ليلة القدر، قال: الهي أريد النّجاة من النّار، قال: ذلك لمن استغفر في ليلة القدر، قال: الهي اريد رضاك ، قال: رضاى لمن صلّى ركعتين في ليلة القدر.»[۲]

ترجمہ۔

پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے دعا کرتے ہوتے عرض کی، خدایا میں تیرا قرب چاہتا ہوں۔ آواز آئی "میرا قرب شب قدر میں بیدار رہنے والوں کے لئے ہے"۔ عرض کی پروردگارا! تیری رحمت کا طالب ہوں، جواب ملا میری رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو شب قدر میں مسکینوں پر رحم کریں۔ عرض کی خدایا! "پل صراط سے آسانی کے ساتھ گذر جانا چاہتا ہوں"۔ ندا آئی! "یہ جواز ان لوگوں کے لئے ہے جو شب قدر میں صدقہ دیں"۔ موسیٰؑ عرض پرداز ہوئے پروردگارا! "میں بہشت کے میوے اور درختوں کا عاشق ہوں"۔ معبود نے فرمایا۔ "یہ نعمت شب قدر میں تسبیح پڑھنے والوں کے لئے ہے"۔ عرض کی معبود! "آتش دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں"۔ فرمایا۔ نجات شب قدر

۱۔ مستدرک الوسائل۔ ج ۷ ص ۴۵۶ ۔ الاقبال ص ۲۱۷ ۔

میں استغفار کرنے والوں کے لئے ہے۔" موسیٰ نے عرض کی۔ پروردگار! "مجھے تیری رضا و خوشنودی چاہیئے۔" فرمایا۔ "شب قدر میں دو رکعت نماز پڑھنے والوں سے میں راضی ہوں۔" (اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ آخرت کی ہر جزا کا تعلق عمل سے ہے ــــ مترجم)

دو رکعت نماز کا ثواب:۔

عن النبی (ص)، انّه قال:

«مَن صلّى ركعتين في ليلة القدر، فقرأ فی كلّ ركعة، فاتحة الكتاب، مرّة، وقل هوالله احد، سبع مرّات، فاذا فرغ يستغفر، سبعين مرّة، فمادام لايقوم من مقامه، حتّى يغفر الله له ولأبويه.

وبعث الله ملائكة يكتبون له الحسنات الى سنة اخرىٰ، وبعث الله ملكاً الى الجنان يغرسون له الأشجار، ويبنون له القصور، ويجرون له الأنهار، ولايخرج من الدّنيا حتّىٰ يرى ذلك كلّه.»[1]

ترجمہ:۔

نبی اکرمؐ سے منقول ہے کہ جو شخص شب قدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں "حمد" کے بعد سات مرتبہ قل ہواللہ احد اور نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفر اللہ و اتوب الیہ کہے تو مصلّے سے نماز چھوڑنے سے پہلے خدائے سبحان اس کے

۱۔ مستدرک الوسائل ج ۷ ص۴۵۵ ــــ اقبال ص۲۱۷۔

والدین کو بخش دیتا ہے اور ملائکہ کو بھیجتا ہے تاکہ آیندہ سال تک نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہیں۔ ایک فرشتے کو اس کے لئے بہشت میں درخت لگانے اور قصر تعمیر کرنے پر معین کرتا ہے کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اور وہ شخص مرنے سے پہلے خدا کی ان نعمتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

عن ابی جعفر، محمّدبن علی الباقر(ع) قال:

«من احییٰ لیلة ثلاث وعشرین من شهر رمضان، وصلّی فیها مأة رکعة، وسّع الله علیه معیشته وکفاه امر من یعادیه، واعاذه من الغرق والهدم والسرق من شرّ الدّنیا ودفع عنه هول منکر ونکیر، وخرج من قبره ونوره یتلألأ لاهل الجمع، ویعطی کتابه بیمینه ویکتب له براة من النّار وجواز علی الصّراط، وامان من العذاب ویدخل الجنّة بغیر حساب، ویجعل فیه رفقاء النّبیین والصدّیقین والشّهداء والصّالحین، وحسن اولئك رفیقا.»[۱]

ترجمہ:-

امام محمد باقرؑ علیہ السّلام نے فرمایا: کہ جو تئیسویں (۲۳) رمضان کی شب میں بیدار رہ کر سو (۱۰۰) رکعت نماز پڑھے خدا اس کی روزی میں وسعت، دشمن سے عافیت، غرق ہونے سے نجات، چوری سے حفاظت، کا انتظام کرے

۱۔ فضائل الاشہر الثلاثہ ص ۱۳۸ ۔ روضۃ الواعظین باب اوّل از ابواب نا فلۂ شہر رمضان ج ۵ ص ۳۴۹ بحار ج ۹۵ ص ۱۶۸ ۔

گا اس کو اپنی پناہ میں رکھے گا۔ خوف منکر ونکیر سے امان عطا کرے گا۔ وہ شخص اپنی قبر سے اسطرح اٹھے گا کہ اس کے نور سے اہل محشر کی نظریں چکاچوند ہونگی نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ہوگا۔ آتش جہنم سے چھٹکارا اور پل صراط سے گذر جانے کا پروانہ لئے ہوگا۔ اور بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہوگا۔ جبکہ وہاں انبیاء، شہداء، صلحاء، اور صدیقین اس کے رفیق ہونگے کہ جنکی رفاقت اس کیلئے مایۂ صد ناز ہوگی۔

غسل کا ثواب:۔

قال موسى بن جعفر(ع):

«من اغتسل ليلة القدر واحياها الى طلوع الفجر، خرج من ذنوبه.»[1]

یعنی شب قدر میں جو غسل کر کے صبح تک عبادت میں بسر کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائینگے۔

سورۂ روم وعنکبوت کا ثواب:۔

عن الصادق(ع) انه قال:

«من قرأ سورتي العنكبوت والروم في شهر رمضان، ليلة ثلاث وعشرين، فهو، والله يا ابامحمّد، من اهل الجنّة لااستثني فيه ابدا.»[2]

۱۔ (فضائل الاشهر الثلاثه، /۱۳۷) (وسائل باب ۳۲/ از احکام رمضان، ح/۱۱)۔

۲۔ (تحفة الزائر، /۲۰۳)۔ (مصباح المتهجد، ۳۹۸)۔ (بحار ج۹۴/۱۹)۔

صادقؑ آل محمدؐ نے فرمایا۔ تئیسویں[۲۳] رمضان المبارک کی شب میں سورۂ عنکبوت اور روم کی تلاوت کرنے والا بلا استثنار وشرط جنت کا حقدار ہوگا۔

قبر حسینؑ کے پاس دو رکعت نماز کا ثواب۔

قال الصادق(ع):

«فمن شهدها ـ ليلة ثلاث وعشرين من شهر رمضان ـ عند قبر الحسين (عليه السّلام) يصلّي عنده ركعتين اوماتيسّر له، وسأل اللهَ الجنّة، واستعاذ به من النّار آتاهُ الله ما سأل وأعاذه ما استعاذ.» [۱]

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ۔ جو شب قدر کو درک کرلے اور تئیسویں[۲۳] رمضان کی شب میں قبر حسینؑ کے پاس دو رکعت یا اس سے زیادہ جتنی قدرت رکھتا ہو نماز پڑھے ، خدا سے بہشت کا تقاضا کرے اور نار دوزخ سے نجات طلب کرے تو خدا اس کے سوال کو پورا کریگا اور اسے پناہ دے گا۔

زیارت سیّد الشہداءؑ کا ثواب۔

قال الامام الصّادق(ع):

«اذا كان ليلة القدر، فيها يفرق كل امر حكيم، نادىٰ

---

۱. (الاقبال،/ ۴۴۰)۔ (بحار الانوار ج۹۵/۶۶)۔

منادٍ تلك اللّيلة من بطنان العرش:
انّ الله قد غفر لمن زار قبر الحسين (علیه السّلام) فی هذه اللّیلة.»[1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ: جب وہ قدر کی رات آئے کہ جس میں تمام اہم امور مقدر ہوتے ہیں تو عرش الہی سے ایک منادی پکار پکار کے کہتا ہے کہ اس شب میں قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے گناہوں کو خدا نے معاف کر دیا ہے۔

راز و نیاز کا اثر:

شیخ صدوقؒ اپنی مجالس میں ابن عباس سے ناقل ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: بندہ جب تاریکیٔ شب میں اپنے خدا سے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے تو پروردگار اس کے دل میں نور ایمان کی روشنی میں چار چاند لگا دیتا ہے۔ جب عبد اپنے معبود کو مخاطب قرار دے کر "یارب یارب" کی معرفت انگیز صدائیں بلند کرتا ہے تو رب جلیل "لبیك عبدی" کی دلنواز و دلنشین ترکیب کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے طلب کر تاکہ میں عطا و بخشش کی بارش کروں، مجھ پر توکل کر تاکہ میں تیرا دامنِ مراد بھر دوں۔

شب قدر کے اعمال سے کچھ اعمال کی تشبیہ:

اسلام کے غنی اور پربار فرہنگ میں کچھ امور کی فوق العادہ عظمت و اہمیت

۱۔ کامل الزیارات ص۱۸۴ ۔ بحار ج ۹۵ ص۱۶۶ (لفظی اختلاف کے ساتھ)

کو بیان کرتے اور لوگوں کو ان امور کی جانب راغب کرنے کے لیے ان کو شب قدر کے اعمال کے برابر قرار دیا گیا ہے ان امور میں سے دو امر مومنوں کے درمیان صلح و آشتی پیدا کرنا اور عدل کے ساتھ حکمرانی کرنا ہیں چنانچہ صلح کے بارے میں پیغمبر اسلام کا ارشاد گرامی ہے۔

«ومن مشى فى صلح بين اثنين، صلّى عليه ملائكة الله حتى يرجع واعطى اجر ليلة القدر.»[1]

جو شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح و صفائی کی خاطر قدم بڑھائے تو فرشتگان الٰہی اس کی واپسی تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں ثبت کرتے ہیں۔

عدالت کے ساتھ حکومت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے

قال الصادق(ع):

«ليلةٌ من امامٍ عادلٍ، خيرٌ من الفِ شهرٍ مُلك بنى امية.»

عدالت پیشہ حکمران کی حکمرانی کی ایک شب بنی امیہ کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

نوٹ:۔ اس سے شب قدر کے اعمال کے ہزار مہینوں کے اعمال سے برتر ہونے کی طرف اشارہ ہے (مترجم)

۱۔ مجموعۃ الاخبار ص۲ منقول از امالی۔

چونکہ رمضان دعا، و راز و نیاز کا مہینہ ہے اور حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رمضان میں کثرت دعا و استغفار ضروری ہے لہذا ....

آئیے دعا کریں :-

خدایا!

تمام عمر اور خاص کر شب قدر میں ہمیں مناجات کی لذت سے آشنا فرما۔

پروردگارا!

ہمیشہ اور خاص کر شب قدر کی راتوں میں ہماری زبانوں کو تلاوت قرآن کی حلاوت عطا فرما۔

اے معبود!

شب قدر میں ہمارے لئے وہ کچھ معین فرما جو علماء، صلحا اور متقین کے لئے مقدر فرماتا ہے۔

الٰہی!

ماہ رمضان اور شب قدر میں نازل ہونے والی تمام خیرات میں ہمیں سہیم قرار دے۔

خدایا!

اپنی بارگاہ میں اٹھے ہوتے ہمارے ہاتھوں کو گوہر مراد سے بھر دے

پروردگارا!

زمانے کی شیطانی طاقتوں کو جو صدیوں سے کمزور طبقات کے

حقوق پائمال کر رہی ہیں جلدی نابود کر۔ مسلمانوں کی قدیمی شوکت و عظمت سے دوبارہ انکو سرافراز فرما۔

معبودا!

ضعیف مسلمانونکو اپنے وعدے کے مطابق قدرت و قوت عطا فرما۔ عدل و انصاف کی حکومت قائم کر اور اپنے وعدے کو پورا کر۔

خدایا!!

اسرائیل اور امریکہ کو کہ جو مسلمانوں اور اسلام کی دشمنی پر تلے ہوے ہیں ناکام کر۔

پروردگارا!

آج کی رات گناہ گاروں اور گمراہوں کی ہدایت کا انتظام کر اور رمضان کے باقی ماندہ ایام میں ہمیں عبادت کی توفیق عطا فرما۔

ہماری دعاؤں کو امام زمانہؑ کی تائید عطا فرما۔

اے دلوں کے محبوب!

ہماری دعاؤں کو دوسروں کے حق میں قبول فرما۔ اور ہمیں پیغمبر اسلام کے عظیم الشان پرچم کے زیر سایہ شہادت سے سرافراز فرما۔ ..... آمین یارب العالمین۔

خدا کا شکر ہے کہ اسنے اپنے بندۂ ضعیف کو شب قدر کے بارے میں یہ مختصر کتابچہ تالیف کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی

فہرست مآخذ:۔

قرآن کے علاوہ درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی۔

الف:۔

ارمغان مور	حسن بصری
اطیب البیان	سید عبدالحسین طیّب
اختر تابناک	ذبیح اللہ محلاتی (چاپ کتابفروشی اسلامی تہران)
امالی	
اقبال	

ب:۔

بحار الانوار	محمد باقر مجلسی (مؤسسہ الوفا۔بیروت)
البرہان فی تفسیر القرآن	سید ہاشم حسین بحرانی (قم)

پ:۔

پرتوے از قرآن	سید محمود طالقانی

ت:۔

تفسیر القاسمی (محاسن التاویل)	محمد جمال الدین القاسمی (دارالفکر۔بیروت)
تفسیر الکاشف	محمد جواد مغنیہ (دارالعلم۔بیروت)
تفسیر نمونہ	زیر نظر آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی (دارالکتب۔ الاسلامیہ۔تہران)
تفسیر نوین	محمد تقی شریعتی (دفتر نشر فرہنگ اسلامی تہران)

تفسیر خلاصۃ منہج الصادقین	ملا فتح اللہ کاشانی (مرکز انتشارات اسلامیہ تہران)
تفسیر محمد مؤمن شہیدی (جزآخر)	تصحیح و مقدمہ علی محدث (مرکز انتشارات علمی و فرہنگی)
تفسیر گازر	ابوالمحاسن حسین ابن حسن جرجانی
تفسیر اثنا عشری	حسین ابن احمد حسینی شاہ عبدالعظیم (چاپ فراہانی۔ خیابان رے)
تفسیر نور الثقلین	عبد علی ابن جمعۃ العروسی الحویزی (دار الکتب العلمیہ قم)
تفسیر روح البیان	اسماعیل حقی البرسوی۔
تفسیر الصافی	مولی محسن فیض کاشانی
تفسیر السراج المنیر	خطیب شربینی
تفسیر روان جاوید	ثقفی تہرانی

ث:-

ثواب الاعمال و عقابہا	علی محمد علی دخیل

ح:-

الحیاۃ	محمد رضا حکیمی، محمد حکیمی، علی حکیمی

خ:-

خورشید مغرب	محمد رضا حکیمی (دفتر نشر فرہنگ اسلامی)

ر :-

رسالۂ المجدیہ	محمد رضا نجفی	(بنیاد بعثت)
روضۃ الواعظین	محمد بن فتال نیشابوری	(قم)
روزہ	عباس مصباح زادہ	(اقبال)
روزہ	علی محمد اسدی	(قم)

س :-

سینائے نیاز	جواد محدثی	(تہران)
سفینۃ البحار	شیخ عباس قمی	(تہران)
سیمائے فرزانگان (ج ۲)	رضا مختاری	(قم)
سنن النبیؐ	سید محمد حسین طباطبائی	

ع :-

عمدۃ الزائر فی الادعیۃ والزیارات	سید حیدر حسن کاظمی	(بیروت)
عدۃ الداعی	احمد بن محمد بن فہد حلی	

ف :-

فوائد الرضویہ	محدث قمی	
فی ظلال القرآن	سید قطب	(بیروت)
الفرقان فی تفسیر القرآن	محمد صادقی	(بیروت)
فضائل الاشہر الثلاثہ	محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی	(نجف)

م :-

مستدرک الوسائل	میرزا حسین نوری (موسسۂ آل البیت)	
ملحق جامع المعارف والاحکام	سید عبداللہ شبر	
مجمع البیان	طبرسی	(تہران)
المیزان فی تفسیر القرآن	سید محمد حسین طباطبائیؒ (قم)	
المنتخب من تفسیر القرآن	محمد بن احمد بن ادریس حلّی	
مردان علم در میدان عمل	سید صحت اللہ حسینی	
مفاتیح الجنان	شیخ عباس قمی	

و :-

وسائل الشیعہ	شیخ حرّ عاملی	(بیروت)

ھ :-

		(تہران)
ہزار و یک نکتہ	حسن حسن زادہ آملی	(قم)
ہشتاد و دو پرسش	سید عبدالحسین دستغیب	

صفحہ	مضامین

فہرست مضامین:-

مضامین	صفحہ
۱۔ ابتداء	۴
۲۔ حرف آغاز	۵
۳۔ شب قدر کی قدر کیجیے	۵
۴۔ شب قدر کی وجہ تسمیہ	۲۶
۵۔ شب قدر ہمیشہ کے لئے ہے	۲۹
۶۔ شب قدر اور امت اسلام	۳۱
۷۔ شب قدر کی فضیلتیں	۳۲
۸۔ شب مغفرت	۳۲
۹۔ قلب ماہ رمضان	۳۲
۱۰۔ ہزار مہینوں سے افضل	۳۳
۱۱ شب نزول قرآن	۳۵
۱۲۔ سورۂ قدر	۳۶
۱۳۔ مبارک رات	۳۶
۱۴۔ تشخیص شب قدر	۳۷
۱۵۔ ۲۳ شب کا شب قدر ہونا تقریباً یقینی	۴۲
۱۶۔ آیا تمام ممالک میں شب قدر ایک معین شب ہے	۴۶

۱۷۔ وہ لوگ جو شب قدر کی برکتوں سے محروم ہیں	۴۸
۱۸۔ شب قدر کے کچھ اعمال	۵۰
۱۹۔ توبہ کی شرطیں	۵۴
۲۰۔ رمضانی دعاؤں کی شرحیں	۵۶
۲۱۔ ضروری باتیں	۶۰
۲۲۔ دعا میں دوسروں کو مقدم کرے	۶۴
۲۳۔ شب قدر کے بہترین اعمال	۶۷
۲۴۔ اعمال شب قدر کی جزا	۷۱
۲۵۔ دو رکعت نماز کا ثواب	۷۳
۲۶۔ غسل کا ثواب	۷۵
۲۷۔ سورۂ روم و عنکبوت کا ثواب	۷۵
۲۸۔ قبر حسینؑ کے پاس دو رکعت نماز کا ثواب	۷۶
۲۹۔ زیارت سید الشہدأ کا ثواب	۷۶
۳۰۔ نذر و نیاز کا اثر	۷۷
۳۱۔ فہرست مآخذ کتاب	۸۲
۳۲۔ فہرست مضامین	۸۶

انتشارات انصاریان

قم-خیابان شهدا-ص-پ ۱۸۷-تلفن ۲۱۷۴۴

فهرست کتابهای انتشارات انصاریان به زبانهای مختلف

۱-قرآن مجید	انگلیسی
۲-قرآن مجید	فرانسه
۳-قرآن مجید	فرانسه
۴-قرآن مجید	آلمانی
۵-قرآن مجید (تفسیر)	آلمانی
۶-قرآن مجید	ترکی
۷-نهج البلاغه	ترکی
۸-نهج البلاغه	انگلیسی
۹-نهج البلاغه	فرانسه
۱۰-المراجعات	انگلیسی-اثر علامه شرف الدین
۱۱-شیعه	انگلیسی-اثر علامه طباطبائی
۱۲-گلچینی از معارف شیعه	انگلیسی-اثر علامه طباطبائی
۱۳-تشیع و پیشرفتهای مقدماتی آن	انگلیسی-اثر دکتر جعفری
۱۴-عقاید الامامیه	انگلیسی-علامه شیخ محمد رضا مظفر
۱۵-اصل الشیعه	انگلیسی-اثر علامه کاشف الغطاء
۱۶-فلسفه ما	انگلیسی-اثر شهید آیة الله صدر
۱۷-زندگی حضرت زهرا (س)	انگلیسی-اثر ابو محمد اردبی
۱۸-زندگانی امام علی (ع)	انگلیسی-اثر علامه یوسف لالجی
۱۹-زندگانی امام حسین (ع)	انگلیسی-اثر استاد میر احمد علی
۲۰-قرآن در اسلام	انگلیسی-اثر علامه طباطبائی
۲۱-زیارت جامعه	انگلیسی
۲۲-دعای کمیل	انگلیسی
۲۳-دعای کمیل	فرانسه
۲۴-حدیث کساء	انگلیسی
۲۵-منتخبی از سورهها و آیات قرآن کریم	انگلیسی
۲۶-ثم اهتدیت	عربی-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۲۷-ثم اهتدیت	اردو-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۲۸-ثم اهتدیت	انگلیسی-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۲۹-ثم اهتدیت	ترکی-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۳۰-لاکون مع الصادقین	عربی-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۳۱-لاکون مع الصادقین	اردو-اثر دکتر سید محمد تیجانی
۳۲-الصحیفه السجادیه الجامعه	عربی
۳۳-در کهرانسها (مجموعه مقالات)	فارسی-اثر: ابراهیم امینی
۳۴-زندگانی چهارده معصوم	فارسی-اثر: صالحی کرمانی
۳۵-هدیة الصالحین	فارسی-اثر: علم الهدی
۳۶-دروس من الثقافة الاسلامیه	عربی-اثر ابراهیم امینی
۳۷- آئین همسرداری	انگلیسی - اثر ابراهیم امینی
۳۸- مطهرات و نجاسات در اسلام	انگلیسی - اثر سیدمحمد رضوی
۳۹- اخلاق ازدواج در اسلام	انگلیسی - اثر سیدمحمد رضوی
۴۰- سلمان فارسی	انگلیسی - سید علی‌اصغر رضوی
۴۱- زندگی حضرت زهرا(س)	فرانسه - ناصر مکارم شیرازی
۴۲- اصول اعتقادات در اسلام	انگلیسی اثر سید مجتبی موسوی لاری
۴۳- اصول اعتقادات در اسلام	عربی اثر سید مجتبی موسوی لاری
۴۴- اصول اعتقادات در اسلام	اردو - اثر سید مجتبی موسوی لاری
۴۵- بررسی مشکلات اخلاقی	فرانسه - اثر سید مجتبی موسوی لاری
۴۶- سیمای تمدن غرب و اسلام	انگلیسی - ژاپنی - آلمانی - اردو - اسپانیولی
۴۷- معاد شناسی	فرانسه - اثر سیدمجتبی موسوی لاری
۴۸- رسالت نبوت	فرانسه - اثر سیدمجتبی موسوی لاری
۴۹- رسالة الاخلاق	عربی - اثر سیدمجتبی موسوی لاری
۵۰- دراسة فی المشاکل الاخلاقیه	عربی - اثر سیدمجتبی موسوی لاری
۵۱- فلسفهٔ اسلام	انگلیسی - اثر شهیدین، بهشتی - باهنر
۵۲- فلسفهٔ اسلام	فرانسه - اثر شهیدین، بهشتی - باهنر
۵۳- صدای عدالت انسانی	انگلیسی - اثر جورج جرداق